# گوھرِ حکمت

(سولھواں شمارہ)

انعامی سلسلہ
ترغیبِ مطالعہ پروگرام

# سیرتِ امام علی رضا علیہ السلام (حصہ اوّل)

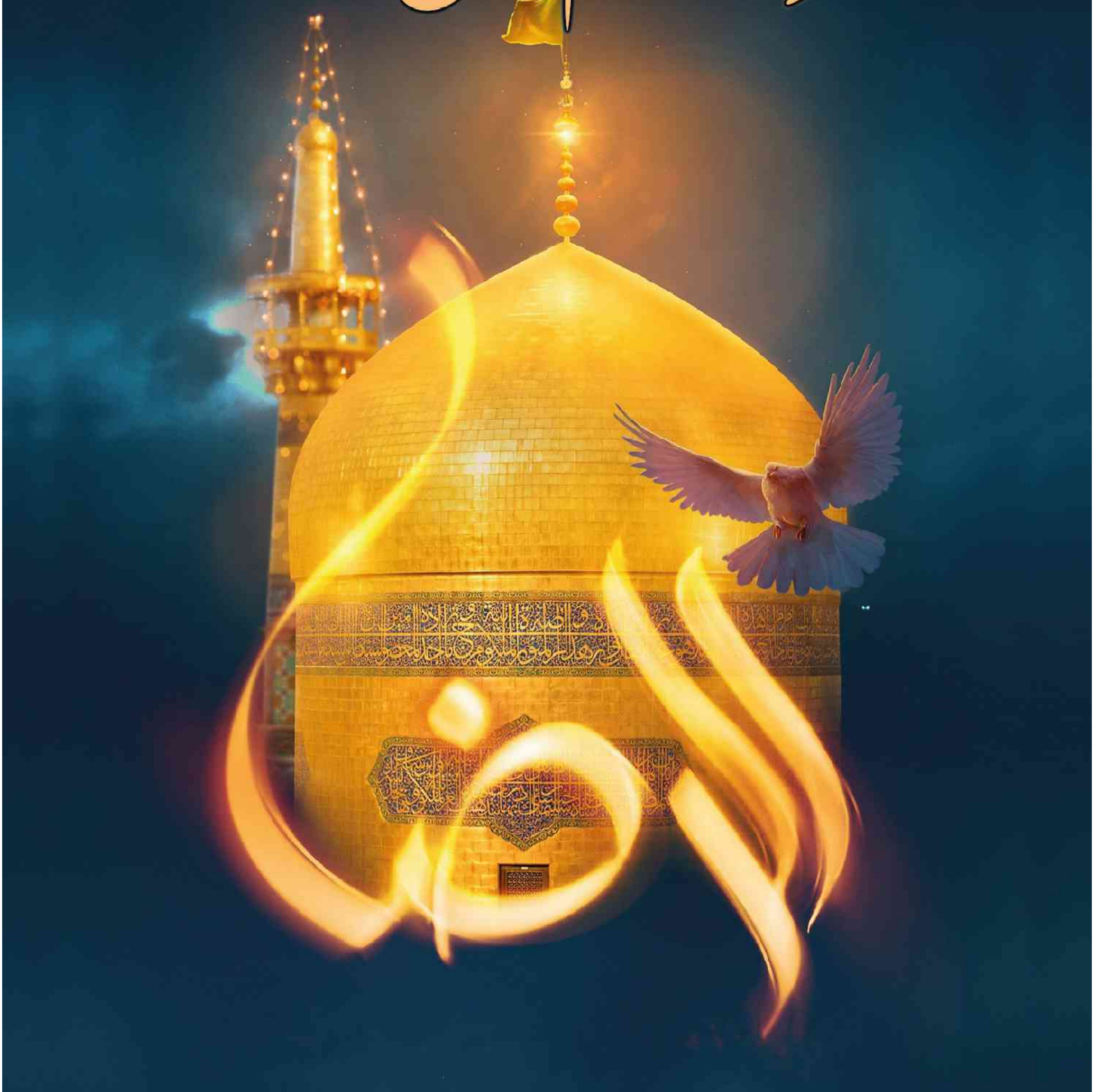

**Green Island Publications**
(A Project of GIT®)
Karachi - Pakistan

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# گوہرِ حکمت (سولہواں شمارہ)

# سیرتِ امام رضا علیہ السّلام

(حصہ اوّل)

ناشر: گرین آئی لینڈ پبلیکیشنز (GIP)

بسم اللہ الرحمن الرحیم


| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | سیرتِ امام رضا علیہ السلام (حصہ اوّل) |
| اقتباس از | : | منتہی الآمال۔ ثقۃ المحدثین شیخ عباس قمیؒ |
| ترتیب | : | حجۃ الاسلام مولانا سید ہاشم عباس زیدی |
| تصحیح | : | حجۃ الاسلام مولانا قمر علی لیلانی |
| ڈیزائنر | : | علی رضا بھانجی |
| تاریخ اشاعت | : | محرم الحرام ۱۴۴۱ھ |
| پیشکش | : | گرین آئی لینڈ یوتھ فورم (GIYF) |
| ناشر | : | گرین آئی لینڈ پبلیکیشنز (GIP) |

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خَيْرُ إِخْوَانِكَ مَنْ نَسِيَ ذَنْبَكَ وَذَكَرَ إِحْسَانَكَ إِلَيْهِ

تمہارا بہترین (دینی) بھائی وہ ہے جو اپنے بارے میں تمہاری خطاؤں کو بھول جائے اور اپنے اوپر تمہاری نیکیوں کو یاد رکھے۔

(بحار الأنوار، جلدی ۷۵، ص ۳۷۹)

# التماسِ سورۂ فاتحہ

- مرحوم محمد تقی راشد
- مرحوم حیدر علی وریتج
- مرحوم عبدالحسین راجانی
- مرحوم محمد یونس ابن فقیر حسین
- مرحومہ سکینہ بانو زوجہ عبدالحسین
- مرحوم محمد بلال ابن علی رضا بھوجانی
- مرحوم عون علی ابن الوددیں راؤجانی
- چارانیا خاندان کے تمام مرحومین
- لیلانی خاندان کے تمام مرحومین
- بادامی خاندان کے تمام مرحومین
- بیلگام والا خاندان کے تمام مرحومین
- لیاقت علی فضل کے خاندان کے تمام مرحومین
- حاجی حسین لاکھانی کے خاندان کے تمام مرحومین
- مرحومہ نصیرہ بانو بنت حیدر علی زوجہ صادق حسین پنجوانی
- مرحومہ نسیم زوجہ عون علی راؤجانی بنت عبدالحسین بیلگام والا
- مرحومہ اشرف بائی بنت حاجی رضا علی بادامی زوجہ حیدر علی وریتج
- مرحومہ شمیم محمد حسین ماؤجی
- مرحوم رجب علی وزیر علی پوناوالا
- وریتج خاندان کے تمام مرحومین
- پوناوالا خاندان کے تمام مرحومین
- راجانی خاندان کے تمام مرحومین
- لاکھانی خاندان کے تمام مرحومین
- نایانی خاندان کے تمام مرحومین
- ساڈھورہ برادری کے تمام مرحومین
- راؤجانی خاندان کے تمام مرحومین
- مرحوم محسن علی ابنِ رمضان علی لاکھانی
- مرحومہ ممتاز بانو زوجہ اقبال علی لیلانی
- مرحومہ نرگس بانو بنتِ حسن علی والجی

# فہرست

پیش لفظ............................................................... ۶

پہلی فصل: حضرت امام علی بن رضا علیہ السلام کی ولادت ........................ ۷

والدۂ گرامی کا تعارف ................................................ ۱۱

انگوٹھی کا نقش ....................................................... ۱۸

دوسری فصل: امام علی بن موسیٰ الرضا علیہما السلام کے مختصر مناقب اور مکارم اخلاق .............. ۱۹

۱۔ امام علی رضا علیہ السلام علم کا سمندر ................................ ۲۰

۲۔ امام علی رضا علیہ السلام کا اخلاق ...................................... ۲۱

۳۔ امام رضا علیہ السلام کا اندازِ سخاوت ..................................... ۲۵

۴۔ شیعوں کے اعمال آئمہ اطہار علیہم کی خدمت میں .......................... ۲۷

۵۔ پہلے مزدور کی مزدوری طے کرو ........................................ ۲۹

تیسری فصل: حضرت امام رضا علیہ السلام کے دلائل و معجزات ........................ ۳۱

پہلا معجزہ۔ اسحاق عنقریب تیرے باپ سے پہلے فوت ہو گا ........................ ۳۱

دوسرا معجزہ۔ عنقریب اسے مالدار پاؤ گے ........................................ ۳۲

تیسرا معجزہ۔ جتنی کھجوریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عطا کیں اتنی ہی امام رضا علیہ السلام نے ............ ۳۳

چوتھا معجزہ۔ امام رضا علیہ السلام کا عالم خواب میں شفاء دینا ........................ ۳۴

پانچواں معجزہ۔ ریان بن صلت کی حاجت روائی ........................................ ۳۶

چھٹا معجزہ۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں ........................ ۳۷

ساتواں معجزہ۔ فخر اسماعیل عَلَیہِ السَّلام کے لئے پانی کا نکلنا ........................................ ۴۰
آٹھواں معجزہ۔ اللہ نے جس کے لعاب دھن میں شفاء رکھی ہے ........................ ۴۴
نواں معجزہ۔ علمِ امامت ........................................ ۴۵
دسواں معجزہ۔ برمکیوں کے لئے امام رضا عَلَیہِ السَّلام کی بد دعا ........................................ ۴۹
گیارہواں معجزہ۔ سخاوتِ امام علی رضا عَلَیہِ السَّلام ........................................ ۵۰
**چوتھی فصل: امام علی رضا عَلَیہِ السَّلام سے نقل شدہ مختصر ارشادات اور حکمت آمیز اشعار کا بیان......... ۵۳**
پہلا ارشاد: انسان کا دوست اور اس کا دشمن ........................................ ۵۳
دوسرا ارشاد: تین چیزیں اللہ کو پسند نہیں ........................................ ۵۳
تیسرا ارشاد: اہل بیت علیہم السلام کے نزدیک وعدہ کی اہمیت ........................................ ۵۵
چوتھا ارشاد: عافیت اور سلامتی کے دس(۱۰) اجزاء........................................ ۵۶
پانچواں ارشاد: امام رضا عَلَیہِ السَّلام کی صبح ........................................ ۵۶
چھٹا ارشاد: خاموشی عبادت کا مقدمہ........................................ ۵۷
ساتواں ارشاد: قناعت کا ثمر ........................................ ۵۷
آٹھواں ارشاد: مامون الرشید کو وعظ و نصیحت ........................................ ۵۹

# پیش لفظ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

کتب بینی اور مطالعہ کا شوق قوموں کی ترقی میں انتہائی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اقوامِ عالم میں جس انداز سے یہ شوق اپنی جگہ بنا چکا ہے، اس اعتبار سے ہماری قوم کو ابھی بہت محنت کرنا ہے۔ البتہ یہ بات عرض کرنا بھی نہایت ضروری ہے کہ اس سلسلے میں مختلف اداروں نے کام شروع کردیا ہے۔ ''گوہر حکمت'' کے نام سے ترغیبِ مطالعہ کا یہ سلسلہ بھی ایسی ہی ایک چھوٹی سی کوشش ہے تاکہ قوم میں شوقِ مطالعہ اُجاگر کیا جائے۔

گرین آئی لینڈ یوتھ فورم کی خواہش ہے کہ بچوں اور نوجوانوں میں شوقِ مطالعہ کو فروغ دینے کے لئے اپنی سعی و کوشش کی جائے۔ اس سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اس بار بھی اس کتابچہ کے لیئے مواد معروف کتاب ''سفینۃ البحار'' کے مصنف، ثقۃ المحدثین شیخ عباس قمیؒ کی کتاب ''منتہی الامال'' سے اقتباس لیا گیا ہے۔ اس کتاب میں شیخ عباس قمیؒ نے چہاردہ معصومین علیہ السلام کی سیرت کو مختلف عنوانات کے تحت عمدگی سے تصنیف کیا ہے اور ساتھ ہی رحلت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کے خلفاء اور اس دور کی مختلف مشہور شخصیات کے حالات کو بھی بیان کیا ہے۔ پاکستان میں پہلی بار اس کتاب کا ترجمہ محسن قوم سرکار علامہ صفدر حسین نجفی اعلیٰ اللہ مقامہ نے کیا جو امامیہ پبلیکیشنز پاکستان نے ''احسن المقال'' کے نام سے چھاپا۔ اس اشاعت کے لئے متن اگرچہ ''احسن المقال'' سے لیا گیا ہے۔ لیکن اردو دان طبقے کے لئے زبان کی سلاست کے پیش نظر اصل متن سے تقابل کرتے ہوئے کئی مقامات پر اردو ترجمے میں کئی اصلاحات بھی کی گئی ہیں۔

مطالعہ میں غور طلبی کے عنصر کو باقی رکھنے کے لئے مختصر کتابچے کی صورت میں کچھ سوالات بھی دیئے گئے ہیں تاکہ دورانِ مطالعہ ان سوالات کے جوابات کو حاصل کرنے کے لئے توجہ بھی باقی رہے۔

کمسن نوجوانوں کے شوق کو دیکھتے ہوئے کم از کم ۱۲ سال کی عمر تک کے لڑکوں اور لڑکیوں کو اس پروگرام میں شمولیت کا اہل قرار دیا گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ زیادہ سے زیادہ عمر کی حد ہٹا کر ہر عمر کے مرد و خواتین کو اس پروگرام میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔

برادران ارجمند قبلہ مولانا سید ہاشم عباس زیدی، مولانا مصطفیٰ علی وکیل، مولانا مجتبیٰ حسن جیوانی اور مولانا قمر علی لیلانی صاحبان کا میں نہایت ہی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے نہ صرف اس پراجیکٹ کو مکمل طور پر سنبھالا بلکہ نہایت ہی خوبصورتی اور نفاست کے ساتھ اس مشکل کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

خداوند متعال سے دعا گو ہوں کہ وہ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور ہم سب کو ناصرانِ امام علیہ السلام میں شامل فرمائے۔

والسلام

مولانا غلام رضا روحانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# پہلی فصل: حضرت امام علی بن رضا علیہ السلام کی ولادت

## (نام، کنیت، لقب اور نسب کا بیان)

آپ علیہ السلام کی تاریخِ ولادت میں اختلاف ہے اور زیادہ مشہور یہ ہے کہ گیارہ ذی القعدہ ۱۴۸ سنہ ہجری مدینہ منورہ میں آپ علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور بعض نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی شہادت کے پانچ سال بعد گیارہ ذی الحجہ ۱۵۳ سنہ ہجری بیان کی ہے جبکہ پہلی روایت کے مطابق جو کہ زیادہ مشہور ہے، آپ علیہ السلام کی ولادت امام جعفر صادق علیہ السلام کی وفات کے چند دن بعد ہوئی۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کی آرزو تھی کہ آپ علیہ السلام کا دیدار کرتے کیونکہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے تھے:

فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبِي جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ غَيْرَ مَرَّةٍ يَقُولُ لِي إِنَّ عَالِمَ آلِ مُحَمَّدٍ لَفِي صُلْبِكَ وَ لَيْتَنِي أَدْرَكْتُهُ فَإِنَّهُ سَمِيُّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ.[1]

میں نے اپنے والد جعفر بن محمد علیہما السلام سے بارہا سنا ہے آپ علیہ السلام مجھ سے فرماتے تھے کہ عالم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے صلب میں ہے کاش میں اس کو دیکھ پاتا۔ پس بیشک اس کا نام، امیر المومنین علیہ السلام کے نام پر علی رکھا جائے گا۔

اور شیخ صدوق نے یزید بن سلیط سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مکہ کے راستہ میں ملاقات کی جبکہ ہم ایک گروہ کی شکل میں تھے۔ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ

---

۱ . إعلام الورى بأعلام الهدى (ط - القديمة)، ص۳۲۸.

آپ علیہ السلام پر قربان ہوں، آپ علیہ السلام سب پاک و پاکیزہ آئمہ اطہار ہیں لیکن موت ایسی چیز ہے کہ جس سے کسی کو فرار نہیں۔ پس مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے (عقیدہ سے متعلق) جو میں اپنے اہل و عیال کو بیان کر دوں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں دیکھو یہ سب میرے فرزند ہیں اور اپنے بیٹے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یہ ان سب کا سید و سردار ہے اور یہ علم، حلم، فہم، سخاوت اور ایسی معرفت کا حامل ہے کہ جس کے لوگ اپنے دینی امور میں، جس میں وہ آپس میں اختلاف رکھتے ہیں، محتاج ہیں اور (میرا یہ فرزند) اچھے اخلاق اور اچھی ہمسائیگی کا حامل ہے اور یہ خدا کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور اس میں ان سب سے بڑھ کر ایک صفت اور بھی ہے جو ان سب سے بہتر ہے۔

راوی نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ علیہ السلام پر قربان ہو جائیں، وہ کون سی صفت ہے؟ فرمایا:

يُخْرِجُ اللَّهُ مِنْهُ عَزَّ وَ جَلَّ غَوْثَ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ غِيَاثَهَا وَ عِلْمَهَا وَ نُورَهَا وَ فَهْمَهَا وَ حُكْمَهَا وَ خَيْرَ مَوْلُودٍ وَ خَيْرَ نَاشِئٍ يَحْقُنُ اللَّهُ بِهِ الدِّمَاءَ وَ يُصْلِحُ بِهِ ذَاتَ الْبَيْنِ وَ يَلُمُّ بِهِ الشَّعْثَ وَ يَشْعَبُ بِهِ الصَّدْعَ وَ يَكْسُو بِهِ الْعَارِيَ وَ يُشْبِعُ بِهِ الْجَائِعَ وَ يُؤْمِنُ بِهِ الْخَائِفَ وَ يُنْزِلُ بِهِ الْقَطْرَ وَ يَأْتَمِرُ بِهِ الْعِبَادُ خَيْرَ كَهْلٍ وَ خَيْرَ نَاشِئٍ يُبَشَّرُ بِهِ عَشِيرَتُهُ قَبْلَ أَوَانِ حُلُمِهِ قَوْلُهُ حُكْمٌ وَ صَمْتُهُ عِلْمٌ يُبَيِّنُ لِلنَّاسِ مَا يَخْتَلِفُونَ فِيه.[۲]

خداوند عالم اس کی نسل سے اس امت کا دادرس، مددگار، نور، صاحبِ فہم، حکیم شخص پیدا کرے گا اور جو اس امّت کا بہترین پیدا ہونے والا اور بہترین نور ہو گا اور اللہ اس کے وسیلہ سے انسانوں کی جانوں کو محفوظ فرمائے گا اور اس کے سبب لوگوں کے درمیان جھگڑوں کی اصلاح فرمائے گا اور اسی کی وجہ سے

۲. عیون أخبار الرضا علیه السلام، ج۱، ص۲۴.

بچھڑے ہوؤں کو ملادے گا اور ٹوٹے ہوؤں کو جوڑ دے گا اور بے لباس کو لباس پہنائے گا اور اس کے سبب بھوکے کو سیر کرے گا اور خوف زدہ کو امان عطا کرے گا اور بارش برسائے اور بندگان خدا اس کے مطیع و فرمانبردار ہوں گے۔ وہ بوڑھوں میں سب سے بہتر اور بچوں میں سب سے بہتر ہو گا اور اس کے بلوغت کی عمر تک پہنچے سے پہلے اس کے گھر والوں کو بشارت دی جائے گا اور اس کی گفتگو حکیمانہ اور اس کی خاموشی علم ہو گی۔ وہ لوگوں کے درمیان ان چیزوں کو واضح بیان کرے گا جس میں وہ اختلاف رکھتے ہیں۔ الخ

علامہ مجلسی نے جلاء العیون میں امام رضا علیہ السلام کے حالات میں فرمایا ہے، آپ علیہ السلام کا اسم شریف علی اور حضرت علیہ السلام کی کنیت ابو الحسن ہے اور آپ علیہ السلام کا زیادہ مشہور لقب رضا ہے اور آپ کو صابر، فاضل، رضی، وفی، قرۃ اعین المومنین اور غیظ الملحدین بھی کہتے ہیں۔[۳]

ابن بابویہ نے سند حسن کے ساتھ بزنطی سے روایت کی ہے کہ ابو نصر بزنطی کہتا ہے کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ آپ علیہ السلام کے مخالفین کا یہ گمان ہے کہ آپ علیہ السلام کے والد بزرگوار کو مامون نے جب ولی عہدی کے لئے منتخب کیا تو اس نے آپ علیہ السلام کو رضا کا لقب دیا۔

امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا:

كَذَبُوا وَ اللَّهِ وَ فَجَرُوا بَلِ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى سَمَّاهُ الرِّضَا لِأَنَّهُ كَانَ رِضًى لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي سَمَائِهِ وَ رِضًى لِرَسُولِهِ وَ الْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ فِي أَرْضِه

---

۳. جلاء العیون، ج2، ص ۴۲۰.

خدا کی قسم وہ لوگ جھوٹ کہتے ہیں بلکہ خداوند عالم نے انہیں رضا کا نام دیا ہے کیونکہ وہ آسمان میں اللہ کے پسندیدہ تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آئمہ اطہار علیہم السلام زمین میں ان سے راضی وخوشنود تھے۔

ابو نصر بزنطی نے عرض کی: آپ علیہ السلام کے تمام آباءواجداد اللہ کی پسندیدہ ہستیاں نہیں تھیں؟ فرمایا: ہاں۔ ابو نصر نے کہا پھر کس وجہ سے فقط آپ علیہ السلام کے والد گرامی ہی کو رضا کا لقب ملا؟ فرمایا:

لِأَنَّهُ رَضِيَ بِهِ الْمُخَالِفُونَ مِنْ أَعْدَائِهِ كَمَا رَضِيَ بِهِ الْمُوَافِقُونَ مِنْ أَوْلِيَائِهِ وَ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ لِأَحَدٍ مِنْ آبَائِهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ فَلِذَلِكَ سُمِّيَ مِنْ بَيْنِهِمْ الرِّضَا عَلَيهِ السَّلَامُ.[4]

اس لیے کہ جس طرح ان کے چاہنے والے اور ان کے موافق لوگ انہیں پسند کرتے تھے اسی طرح ان کے دشمن اور ان کے مخالفین بھی انہیں پسند کرتے تھے جبکہ دیگر آئمہ میں سے کسی کو لوگ اس طرح پسند نہیں کرتے تھے پس اسی وجہ سے تمام آئمہ میں فقط انہی کو رضا کے لقب سے نوازا گیا۔

اور معتبر سند کے ساتھ سلیمان بن حفص سے روایت ہے کہ

كَانَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِمُ السَّلَامُ يُسَمِّي وَلَدَهُ عَلِيّاً عَلَيهِ السَّلَامُ الرِّضَا وَ كَانَ يَقُولُ ادْعُوا إِلَيَّ وَلَدِيَ الرِّضَا وَ قُلْتُ لِوَلَدِيَ الرِّضَا وَ قَالَ لِي وَلَدِيَ الرِّضَا وَ إِذَا خَاطَبَهُ قَالَ يَا أَبَا الْحَسَنِ.[5]

---

۴ . عيون أخبار الرضا عليه السلام، ج۱، ص۱۳.

۵ . عيون أخبار الرضا عليه السلام، ج۱، ص۱۴.

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہمیشہ امام علی رضا علیہ السلام کو رضا کہہ کر پکارتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ بلاؤ میرے بیٹے رضا کو اور میں نے اپنے بیٹے رضا سے یہ کہا اور جب امام علی رضا علیہ السلام کو مخاطب کرتے تو یا ابا الحسن! کہہ کر مخاطب فرماتے۔

## والدۂ گرامی کا تعارف

آپ کے والد گرامی موسیٰ بن جعفر علیہما السلام اور مادر گرامی ایک کنیز تھیں کہ جنھیں تُکْتَم، نجمہ، اَرْوٰی، سَکَن، سُمَانہ اور اُمُّ البَنِین کے نام سے پکارتے تھے اور بعض نے خَیزران و صَقَر و شَقَر بھی لکھا ہے۔

ابن بابویہ نے معتبر سند کے ساتھ علی بن میثم سے روایت کی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی والدہ حمیدہ خاتون جو کہ اشراف و بزرگان عجم میں سے تھیں، نے ایک کنیز خریدی جس کا نام تکتم تھا اور وہ کنیز عقل و دانش اور دین داری میں تمام عورتوں میں سب سے بہتر خاتون تھیں اور اپنی شہزادی جناب حمیدہ خاتون کی بڑی تعظیم و تکریم کرتی تھیں اور جناب حمیدہ خاتون نے جس دن سے انہیں خریدا ان کی عظمت و جلالت کی وجہ سے کبھی بھی ان کے سامنے نہیں بیٹھیں۔ حمیدہ خاتون نے ایک دن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے فرمایا:

يَا بُنَيَّ إِنَّ تُكْتَمَ جَارِيَةٌ مَا رَأَيْتُ جَارِيَةً قَطُّ أَفْضَلَ مِنْهَا وَ لَسْتُ أَشُكُّ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَيُظْهِرُ نَسْلَهَا إِنْ كَانَ لَهَا نَسْلٌ وَ قَدْ وَهَبْتُهَا لَكَ فَاسْتَوْصِ خَيْراً بِهَا.

اے میرے بیٹے! تکتم ایک ایسی لڑکی ہے کہ میں نے اس سے افضل کسی لڑکی کو نہیں دیکھا اور مجھے شک نہیں کہ اگر اس کی کوئی نسل ہوئی تو عنقریب اللہ اس کی نسل کو ظاہر کرے گا۔ میں اس کنیز کو آپ علیہ السلام کی خدمت میں ہدیہ کرتی ہوں پس آپ علیہ السلام ہمیشہ ان کے ساتھ اچھا سلوک رکھیئے گا۔

پھر جب امام علی رضا علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اس کنیز کو طاہرہ کا نام دیا اور امام رضا علیہ السلام زیادہ دودھ پیتے تھے جس کی وجہ سے ایک دن جنابِ طاہرہ نے کہا کہ ایک دودھ پلانے والی میری مدد کے لئے مہیا کی جائے۔ کہا گیا کیا تمہارا دودھ کم ہو گیا ہے؟ کہنے لگیں: میں جھوٹ نہیں بول سکتی۔ خدا کی قسم دودھ تو میرا کم نہیں ہوا لیکن وہ نوافل و تسبیحات جن کی میں پابند تھی، دودھ پلانے کی وجہ سے کم ہو گئے، اس وجہ سے میں معاون چاہتی ہوں تا کہ اپنے عبادات اسی طرح انجام دے سکوں۔[6]

اور ابن بابویہ نے ایک دوسری سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ جب جنابِ حمیدہ خاتون نے بی بی نجمہ کو خریدا تو ایک رات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب حمیدہ سے فرما رہے ہیں:

يَا حَمِيدَةُ هَبِي نَجْمَةَ لِابْنِكِ مُوسَى فَإِنَّهُ سَيُولَدُ لَهُ مِنْهَا خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ فَوَهَبَتْهَا لَهُ.[7]

اے حمیدہ! نجمہ کو اپنے بیٹے موسیٰ (علیہ السلام) کی ملکیت میں دے دو کیونکہ اس سے ایک ایسا فرزند پیدا ہو گا جو تمام اہل زمین میں سب سے بہتر ہو گا۔ اس بناء پر جنابِ حمیدہ نے نجمہ امام موسی کاظم علیہ السلام کو بخش دی۔

اور سند معتبر کے ساتھ ہشام سے بھی روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ ایک دن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا کیا تم کو معلوم ہے کہ مغرب کے بردہ فروشوں (غلاموں کی خرید و فروخت کرنے والوں) میں سے کوئی آیا ہو؟ ہشام نے کہا کہ نہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: بلکہ آیا ہوا ہے۔ چلو اس کے پاس چلیں۔ پس حضرت علیہ السلام سوار ہوئے اور میں بھی حضرت علیہ السلام کے ساتھ سوار ہو گیا۔ جب ہم مقام متعین پر

---

۶ . عيون أخبار الرضا عليه السلام، ج۱، ص ۱۵.

۷ . عيون أخبار الرضا عليه السلام، ج۱، ص ۱۷.

Prince Caterers
Lighter & Brighter. Where Food is Best
Yummilicios food coming directly from our cooking experts, it'll surely make you ask for more...
HOME DELIVERY AVAILABLE
Specialized in Packaging services.
Special Discount on Niaz items.
MUHAMMAD ABBAS BHOJANI
/PRINCECATERERS21
+92 333-9292145
+92 311-3911052

FLAT
30%
- OFF -
- DISCOUNT -
VOUCHER
نفاست
The Smart Choice
* Terms and Conditions Apply
* Validity till 30th Nov 2019
* Voucher is not valid with any other discount offer
نفاست
The Smart Choice
بڑھتی مہنگائی اور تیزی سے بدلتے فیشن نے عروسی ملبوسات
کی خریداری مشکل کردی
لیکن نفاست کی بدولت یہ کام
نہایت آسان ہوگیا ہے۔
اپنی شادی ہو یا کسی کی شادی میں شریک ہونا ہو، سالگرہ ہو
یا کوئی اور تقریب، نفاست میں ہر موقع کی مناسبت سے
(مردانہ، زنانہ، بچگانہ) من پسند ملبوسات فروخت کے لیئے
اور انتہائی مناسب کرائے پر بھی دستیاب ہیں
اوقات:
صبح ۹ بجے تا شام ۷ بجے
(پیر تا ہفتہ)
جلد از جلد
تشریف لائیں!
G-2, Al-Jannat Breeze, JM/154, Bhurgari Road, Near Nishtar Park, Soldier Bazar # 2, Karachi, Pakistan
02132244225
03322972332
/nafasat.pk
nafasatpk

# ADIL FURNISHERS & GENERAL CONTRACTOR

Shabbir Ali +92 321 2419 020
Ali Asghar +92 333 2136 519
(Raju Bhai)

Interior & Exterior Work Expert

**What We Do..!!**

All Kinds of Wooden, Aluminum, Glass, Title, Colour, Flooring, Electrical, Plumbring, Fallsealing, Sealing Maintenance & Civilworks

## WOODEN WORKS

Solid Wood Door | Office Furniture | Bridal Furniture | Alam Cabinet
American/Italian Kitchen types: (Acrylic, Polyester & Lamination)

## ALUMINUM WORKS

Sliding and Openable Door | 12mm Front Elevation Work
Tile and Aluminum Kitchen

**OUR CLIENTS**

HABIB GROUP

Stile
A HOUSE OF HABIB Group Company

wasim bagami
BY HEMANI

& many more

Shop # 2, Zainabia Park View, Block-B, M.A. Jinnah Road, Numaish, Karachi.

پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ ایک شخص مغرب کے تاجروں میں سے آیا ہوا ہے اور بہت سی کنیزیں اور غلام لے کر آیا ہے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: اپنی کنیزیں ہمارے سامنے پیش کرو۔ وہ نو کنیزیں لے کر آیا اور ہر ایک کے متعلق آپ علیہ السلام فرماتے تھے کہ یہ مجھے نہیں چاہیے۔ پس آپ علیہ السلام نے فرمایا: اور لے آؤ۔ وہ کہنے لگا: اور میرے پاس نہیں ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے پاس موجود ہے۔ اسے ضرور لے آؤ۔ کہنے لگا خدا کی قسم سوائے ایک بیمار کنیز کے اور میرے پاس نہیں ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: وہی لے آؤ۔ اس نے کنیز پیش کرنے سے معذرت چاہی اور امام علیہ السلام واپس آ گئے۔

دوسرے دن امام علیہ السلام نے ہشام کو اس کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ جو قیمت وہ کہے اسی قیمت پر وہ بیمار کنیز میرے لیے خرید کر لے آؤ۔ ہشام کہتا ہے جب میں گیا اور وہی کنیز میں نے اس سے طلب کی تو اس نے اس کی بہت زیادہ قیمت بتائی۔ میں نے اسی قیمت پر وہ کنیز اس سے خرید لی۔ بیچنے والے نے پوچھا: یہ بتاؤ کہ وہ شخص کون ہے جو کل تمہارے ساتھ آیا تھا؟ میں نے کہا: بنی ہاشم میں سے ایک شخص ہے۔ وہ کہنے لگا بنی ہاشم کی کس شاخ سے ہے؟ میں نے کہا کہ اس سے زیادہ میں نہیں جانتا۔ وہ کہنے لگا میں اس کنیز کا حال تمہیں سناتا ہوں۔ میں نے یہ کنیز مغرب کے آخری شہروں سے خریدی ہے۔ ایک دن اہل کتاب میں سے ایک عورت نے جب میرے پاس اس کنیز کو دیکھا تو کہنے لگی اسے کہاں سے لائے ہو؟ میں نے کہا کہ میں نے اسے اپنے لئے خریدا ہے۔ وہ عورت کہنے لگی کہ مناسب نہیں ہے کہ یہ کنیز تجھ جیسے شخص کے پاس رہے۔ اس کنیز کو اہل زمین میں سے سب سے بہترین مخلوق کے پاس ہونا چاہیے اور جب اس کی

ملکیت میں چلے جائے گی تو تھوڑے عرصہ کے بعد ہی اس سے ایک بیٹا پیدا ہو گا کہ جس کی اہل مشرق و مغرب اطاعت کریں گے۔ پس کچھ عرصہ بعد ہی امام علی رضا علیہ السلام اس کے بطن سے پیدا ہوئے۔[8]

اور کتاب درالنظم اور اثبات الوصیتہ میں ہے کہ امام موسیٰ علیہ السلام نے جب تکتم کو خریدا تو اپنے اصحاب کی ایک جماعت سے فرمایا:

وَ اللّٰهِ، مَا اشْتَرَيْتُ هَذِهِ الْجَارِيَةَ إِلَّا بِأَمْرِ اللّٰهِ وَ وَحْيِهِ.

اللہ کی قسم میں نے اس کنیز کو نہیں خریدا بلکہ اللہ کے حکم اور اس کی وحی سے (اس کنیز کو خریدا)۔ اس بارے میں امام علیہ السلام سے سوال کیا گیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا:

بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أَتَانِي جَدِّي وَ أَبِي، وَ مَعَهُمَا شُقَّةُ حَرِيرٍ، فَنَشَرَاهَا، فَإِذَا قَمِيصٌ وَ فِيهِ صُورَةُ هَذِهِ الْجَارِيَةِ، فَقَالَا: يَا مُوسَى، لَيَكُونَنَّ لَكَ مِنْ هَذِهِ الْجَارِيَةِ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ، ثُمَّ أَمَرَانِي إِذَا وَلَدْتُهُ أَنْ أُسَمِّيَهُ عَلِيّاً وَ قَالَا: إِنَّ اللّٰهَ (عَزَّ وَ جَلَّ) سَيُظْهِرُ بِهِ الْعَدْلَ وَ الرَّأْفَةَ وَ الرَّحْمَةَ، طُوبَى لِمَنْ صَدَّقَهُ، وَ وَيْلٌ لِمَنْ عَادَاهُ وَ كَذَّبَهُ وَ عَانَدَهُ.[9]

میں عالم خواب میں تھا کہ میں نے دیکھا کہ میرے پاس میرے جد بزرگوار اور میرے والد گرامی علیہما السلام تشریف لائے اور ان کے پاس ریشم کے کپڑے کا ایک ٹکڑا تھا پس انہوں نے اس ریشم کے ٹکڑے کو کھولا تو وہ ایک قمیص تھی جس پر اس کنیز کی تصویر تھی۔ میرے جد اور والد گرامی نے مجھ سے فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام! تیرے لیے اس کنیز سے اہل زمین کا بہترین فرد پیدا ہو گا۔ پھر مجھے حکم دیا کہ جب اس بچہ کی ولادت ہو تو اس کا نام علی رکھنا اور فرمایا کہ وہ وقت قریب ہے کہ خداوند عالم اس بچہ کے

---

٨ . عيون أخبار الرضا عليه السلام، ج١، ص: ١٨.

٩ . الدر النظيم فی مناقب الأئمة اللهاميم، ص: ٦٧٧.

سبب عدل، آسانی اور رحمت کو ظاہر کرے گا۔ پس کیا کہنے اس کے جو اس کی تصدیق کرے اور بربادی و ہلاکت ہے اس کے لئے جو اس سے دشمنی رکھے اور اس کا انکار کرے۔

شیخ صدوق نے سند معتبر کے ساتھ جناب نجمہ امام رضا علیہ السلام کی والدہ سے روایت کی ہے وہ کہتی ہیں کہ جب میرے بیٹے کا حمل ٹھہرا تو مجھے کسی قسم کی سنگینی اپنے جسم میں محسوس نہیں ہوئی اور جب میں سویا کرتی تھی تو مجھے تسبیح، تحلیل اور تمجید کی آواز اپنے شکم سے سنائی دیتی تھی جس سے میں خوف زدہ ہو جاتی اور جب بیدار ہوتی تو پھر وہ آواز سنائی نہ دیتی۔ جب میرے اس فرزند ارجمند کی ولادت ہوئی تو اس نے اپنے ہاتھ زمین پر ٹیک دیئے اور سر مطہر آسمان کی طرف بلند کیا اور اپنے لب ہائے مبارک کو حرکت دیتا اور کچھ کہتا کہ جسے میں سمجھ نہیں سکی۔ اسی وقت میرے پاس امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا:

هَنِيئاً لَكِ يَا نَجْمَةُ كَرَامَةُ رَبِّك

اے نجمہ! تجھے تیرے پروردگار کی کرامت نصیب ہو۔

پس میں نے اس فرزند کو سفید کپڑے میں لپیٹ کر حضرت کو دیا۔ آپ علیہ السلام نے اس بچے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی اور فرات کا پانی منگوایا اور اس کے تالو کو اونچا کیا پھر اس بچے کو میرے ہاتھ میں دے دیا اور فرمایا:

خُذِيهِ فَإِنَّهُ بَقِيَّةُ اللَّهِ تَعَالَى فِي أَرْضِهِ.

اسے لے لو کہ یہ اللہ کی زمین میں بقیۃ اللہ (اللہ کی حجت) ہے۔

## انگوٹھی کا نقش

آپ کی انگوٹھی کا نقش مبارک مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور دوسری روایت کے مطابق حَسبِیَ اللّٰهُ تھا۔

مؤلف فرماتے ہیں کہ یہ دونوں روایت ایک دوسرے سے منافات نہیں رکھتیں کیونکہ حضرت علیہ السلام کے پاس دو انگوٹھیاں تھیں ایک آپ علیہ السلام کی اپنی اور دوسری انہیں والد بزرگوار کی طرف سے ملی تھی جیسا کہ شیخ کلینیؒ نے موسیٰ بن عبدالرحمن[10] سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہے میں نے حضرت ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے آپ علیہ السلام کی اپنی انگوٹھی اور آپ علیہ السلام کے والد کی انگوٹھی کے نقش کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا:

نَقْشُ خَاتَمِي ما شاءَ اللّٰهُ لا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَ نَقْشُ خَاتَمِ أَبِي حَسْبِيَ اللّٰهُ وَ هُوَ الَّذِي كُنْتُ أَتَخَتَّمُ بِهِ.[11]

میری انگوٹھی کا نقش ماشا اللہ لا قوۃ الا باللہ اور میرے والد کی انگوٹھی کا نقش حسبی اللہ ہے اور یہ وہی انگوٹھی ہے جو میری انگلی میں ہے۔

---

۱۰ . کتاب کافی میں یونس بن عبدالرحمن ہے نہ کہ موسیٰ بن عبدالرحمن۔

۱۱ . الکافی (ط - الإسلامیة)، ج۶، ص: ۴۷۳.

# دوسری فصل: امام علی بن موسیٰ الرضا علیہما السلام کے مختصر مناقب اور مکارم اخلاق

امام علی ابن موسیٰ الرضا علیہما السلام کے فضائل اور مناقب اس قدر زیادہ ہیں کہ قلم ان کے احاطہ سے قاصر ہے اورزبان جن کو بیان کرنے سے عاجز ہے کہ جن کا شمار ممکن نہیں اور حقیقت یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کے فضائل کو شمار کرنا آسمان کے ستاروں کو گننا ہے اورابو ن ُواس نے کیا عمدہ کہا ہے جب کہ وہ کتاب مناقب کے مطابق ہارون الرشید کے پاس موجود تھا یا دوسری کتب کے مطابق مامون کے دربار میں موجود تھا۔

قِيلَ لِي أَنْتَ أَوْحَدُ النَّاسِ طُرّاً   فِي فُنُونٍ مِنَ الْكَلَامِ النَّبِيهِ

لَكَ مِنْ جَوْهَرِ الْكَلَامِ بَدِيعٌ   يُثْمِرُ الدُّرَّ فِي يَدَيْ مُجْتَنِيهِ

فَعَلَى مَا تَرَكْتَ مَدْحَ ابْنِ مُوسَى   وَ الْخِصَالَ الَّتِي تَجَمَّعْنَ فِيهِ

قُلْتُ لَا أَهْتَدِي لِمَدْحِ إِمَامٍ   كَانَ جَبْرَئِيلُ خَادِماً لِأَبِيه[۱۲]

مجھ سے کہا گیا کہ تو لوگوں کے حالات و کمالات جاننے اور فی البدیہہ شعر کہنے میں سارے لوگوں میں یگانۂ روزگار (تنہا ماہر) ہے اور تو جوہرِ کلام کو اس طرح (اشعار میں) پرو دیتا ہے کہ چننے والے کے ہاتھ میں موتی آجاتے ہیں اس کے باوجود تو نے موسیٰ کاظم علیہ السلام کے بیٹے کی مدح کیوں چھوڑ دی اور ان خصال

---

۱۲ . عيون أخبار الرضا عليه السلام، ج۲، ص: ۱۴۳.

وکمالات کو بیان کیوں نہیں کیا جو آپ علیہ السلام میں موجود ہیں۔ تو میں نے کہا کہ میں ایسے امام کی مدح کی طاقت نہیں رکھتا کہ جبریل علیہ السلام جیسا سید الملائکہ جس کے باپ کا خادم ہو۔

ہم تبرکاً وتیمناً امام علی رضا علیہ السلام کے فضائل کی چند روایات پر اکتفا کرتے ہیں جو کہ آپ علیہ السلام کے فضائل کے مقابلے میں ایک قطرہ کے برابر ہیں بہ نسبت کئی دریاؤں کے۔

## ۱۔ امام علی رضا علیہ السلام علم کا سمندر

شیخ طبرسی نے ابوصلت ہروی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے علی بن موسیٰ رضا علیہما السلام سے زیادہ عالم کسی کو نہیں پایا اور کسی عالم نے آپ علیہ السلام کو نہیں دیکھا مگر اُس نے میری طرح آپ علیہ السلام کے سب سے زیادہ عالم ہونے کی شہادت دی اور مامون نے متعدد مجالس میں علماءِ ادیان، فقہاء اور متکلمین کو جمع کیا تاکہ وہ حضرت علیہ السلام سے مناظرہ اور گفتگو کریں اور حضرت علیہ السلام ان سب پر غالب آئے اور سب نے ان کی فضیلت اور اپنی کوتاہ نظری کا اقرار کیا۔

پھر ابوصلت کہتے ہیں: میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ آپ علیہ السلام فرمارہے تھے:

كُنْتُ أَجْلِسُ فِي الرَّوْضَةِ وَ الْعُلَمَاءُ بِالْمَدِينَةِ مُتَوَافِرُونَ فَإِذَا أَعْيَا الْوَاحِدُ مِنْهُمْ عَنْ مَسْأَلَةٍ أَشَارُوا إِلَيَّ بِأَجْمَعِهِمْ وَ بَعَثُوا إِلَيَّ بِالْمَسَائِلِ فَأَجَبْتُ عَنْهَا.[۱۳]

میں مدینہ میں مسجد نبوی کے روضہ منورہ میں بیٹھ جاتا تھا اور مدینہ میں بہت علماء تھے پس جب ان میں سے کوئی کسی مسئلہ کے جواب سے عاجز ہو جاتا تو سب کے سب میری طرف اشارہ کرتے اور اپنے مشکل مسائل میرے پاس بھیجتے، میں ان کے جوابات دیتا۔

---

۱۳ . إعلام الورى بأعلام الهدى (ط – القديمة)، ص۳۲۸.

ابوصلت کہتے ہیں کہ مجھ سے محمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی کہ امام موسیٰ بن جعفر علیہما السلام اپنے بیٹوں سے فرماتے تھے:

هَذَا أَخُوكُمْ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عَالِمُ آلِ مُحَمَّدٍ فَسَلُوهُ عَنْ أَدْيَانِكُمْ وَ احْفَظُوا مَا يَقُولُ لَكُم فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبِي جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ غَيْرَ مَرَّةٍ يَقُولُ لِي إِنَّ عَالِمَ آلِ مُحَمَّدٍ لَفِي صُلْبِكَ وَ لَيْتَنِي أَدْرَكْتُهُ فَإِنَّهُ سَمِيُّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ.

یہ تمہارا بھائی علی بن موسیٰ عالم آل محمد علیہم السلام ہے۔ اس سے اپنے دینی امور کے بارے میں سوال کرو اور جو یہ کہے اسے حفظ کرلو کیونکہ میں نے اپنے والد امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ علیہ السلام بار بار مجھ سے کہتے تھے کہ عالم آلِ محمد علیہم السلام تمہارے صلب میں ہے۔ کاش میں اسے دیکھتا۔ اس کا نام امیر المومنین علیہ السلام کے نام پر علی رکھا جائے گا۔

## ۲۔ امام علی رضا علیہ السلام کا اخلاق

شیخ صدوق نے ابراہیم بن عباس سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے:

مَا رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيهِ السَّلَامُ جَفَا أَحَداً بِكَلِمَةٍ قَطُّ وَ لَا رَأَيْتُهُ قَطَعَ عَلَى أَحَدٍ كَلَامَهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ وَ مَا رَدَّ أَحَداً عَنْ حَاجَةٍ يَقْدِرُ عَلَيْهَا وَ لَا مَدَّ رِجْلَهُ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيسٍ لَهُ قَطُّ وَ لَا اتَّكَأَ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيسٍ لَهُ قَطُّ وَ لَا رَأَيْتُهُ شَتَمَ أَحَداً مِنْ مَوَالِيهِ وَ مَمَالِيكِهِ قَطُّ وَ لَا رَأَيْتُهُ تَفَلَ وَ لَا رَأَيْتُهُ يُقَهْقِهُ فِي ضَحِكِهِ قَطُّ بَلْ كَانَ ضَحِكُهُ التَّبَسُّمُ وَ كَانَ إِذَا خَلَا وَ نَصَبَ مَائِدَتَهُ أَجْلَسَ مَعَهُ عَلَى مَائِدَتِهِ مَمَالِيكَهُ وَ مَوَالِيَهُ حَتَّى الْبَوَّابَ السَّائِسَ وَ كَانَ عَلَيهِ السَّلَامُ قَلِيلَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ كَثِيرَ السَّهَرِ يُحْيِي أَكْثَرَ لَيَالِيهِ مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى الصُّبْحِ وَ كَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَلَا يَفُوتُهُ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الشَّهْرِ وَ يَقُولُ ذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ وَ كَانَ عَلَيهِ السَّلَامُ كَثِيرَ الْمَعْرُوفِ وَ الصَّدَقَةِ

فِي السِّرِّ وَ أَكْثَرُ ذَلِكَ يَكُونُ مِنْهُ فِي اللَّيَالِي الْمُظْلِمَةِ فَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ رَأَى مِثْلَهُ فِي فَضْلِهِ فَلَا تُصَدِّقْهُ.[١٤]

میں نے ابو الحسن امام علی رضا علیہ السلام کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ علیہ السلام نے کسی سے گفتگو میں جفا کی ہو اور نہ ہی کبھی دیکھا کہ آپ علیہ السلام نے کسی کے کلام کو قطع کیا ہو یہاں تک کہ وہ اپنی بات پوری نہ کر لے اور جس کی ضرورت کا پورا کرنا آپ علیہ السلام کے لئے ممکن ہوتا اس کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے اور کبھی بھی اپنے سامنے بیٹھے ہوئے شخص کے سامنے پاؤں نہیں پھیلاتے اور مجلس میں اپنے ہم نشین کے سامنے تکیہ لگا کر سہارا نہیں لیتے اور میں نے انہیں کبھی اپنے چاہنے والوں یا اپنے غلاموں کو گالی دیتے نہیں دیکھا اور کبھی آپ علیہ السلام کو تھوکتے ہوئے نہیں دیکھا اور کبھی نہیں دیکھا کہ آپ علیہ السلام نے ہنستے ہوئے قہقہہ لگایا ہو بلکہ آپ علیہ السلام کی ہنسی تبسم ہوا کرتی تھی اور جب آپ علیہ السلام خلوت میں جاتے اور آپ علیہ السلام کے لیے دستر خوان بچھتا تو اپنے تمام غلاموں کو دستر خوان پر بلاتے یہاں تک کہ دربان اور اپنے اصطبل کے نوکروں کو بھی اور ان کے ساتھ مل کر کھانا کھاتے اور آپ علیہ السلام کی عادت یہ تھی کہ رات کو تھوڑا سوتے تھے اور اکثر اوّل شب سے لے کر صبح تک بیدار رہتے اور زیادہ تر روزہ سے ہوتے تھے اور آپ علیہ السلام ہر مہینے کے تین روزے کبھی نہیں چھوڑتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان تین دنوں کے روزے زندگی بھر کے روزوں کے برابر ہیں اور آپ علیہ السلام بہت زیادہ دوسروں کے ساتھ نیکی کرنے والے اور چھپا کر صدقہ دینے والے تھے اور زیادہ تر آپ علیہ السلام تاریک رات میں صدقہ دیتے تھے پس جو شخص یہ گمان کرے کہ اس نے فضیلت اور کمال میں آپ علیہ السلام کے جیسا کسی اور کو بھی پایا ہے تو اس کی تصدیق نہ کرو۔

---

۱۴ . عیون أخبار الرضا علیه السلام، ج۲، ص۱۸۴.

اور محمد بن ابی عباد سے منقول ہے کہ

كَانَ جُلُوسُ الرِّضَا عَلَيهِ السَّلَامُ عَلَى حَصِيرٍ بِالصَّيْفِ وَ عَلَى مِسْحٍ فِي الشِّتَاءِ وَ لُبْسُهُ الْغَلِيظَ مِنَ الثِّيَابِ حَتَّى إِذَا بَرَزَ لِلنَّاسِ تَزَيَّنَ لَهُم.[15]

حضرت امام رضا عَلَیہِ السَّلام گرمیوں میں چٹائی پر اور سردیوں میں بھی اُون سے بنی ہوئی چادر پر بیٹھتے تھے اور آپ عَلَیہِ السَّلام سخت اور کھردرا لباس پہنتے اور جب لوگوں کی ملاقات کے لیے آتے تو اچھا لباس زیب تن فرماتے۔

شیخ جلیل القدر احمد بن محمد برقی نے اپنے والد اور انہوں نے معمّر بن خلاد سے روایت کی ہے کہ

كَانَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيهِ السَّلَامُ إِذَا أَكَلَ أُتِيَ بِصَحْفَةٍ فَتُوضَعُ قُرْبَ مَائِدَتِهِ فَيَعْمِدُ إِلَى أَطْيَبِ الطَّعَامِ مِمَّا يُؤْتَى بِهِ فَيَأْخُذُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ شَيْئاً فَيُوضَعُ فِي تِلْكَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ يَأْمُرُ بِهَا لِلْمَسَاكِينِ ثُمَّ يَتْلُو هَذِهِ الْآيَةَ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ثُمَّ يَقُولُ عَلِمَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ لَيْسَ كُلُّ إِنْسَانٍ يَقْدِرُ عَلَى عِتْقِ رَقَبَةٍ فَجَعَلَ لَهُمْ سَبِيلًا إِلَى الْجَنَّةِ بِإِطْعَامِ الطَّعَامِ.[16]

جس وقت امام رضا عَلَیہِ السَّلام کھانا تناول فرماتے تو ایک بڑا کاسہ دستر خوان کے پاس رکھ لیتے اور ہر کھانا جو دستر خوان پر ہوتا اس کی بہترین جگہوں میں سے ایک مقدار لے لیتے اور کاسہ میں ڈالتے جاتے پھر حکم دیتے اس کاسہ کے کھانے کو مساکین میں تقسیم کر دیں۔ اس وقت اس آیت کی تلاوت کرتے: فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ اور پھر فرماتے کہ اللہ جانتا تھا کہ ہر انسان غلام آزاد کرنے پر قادر نہیں ہے پس اس نے جنت تک جانے کے لئے ایک اور راستہ کھول دیا اور وہ کھانا کھلانا ہے۔

---

۱۵. إعلام الورى بأعلام الهدى (ط - القديمة)، ص۳۲۸.

۱۶. المحاسن، ج۲، ص۳۹۲.

اس آیت اور اس کے بعد کی آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اصحاب میمنہ اور اہل بہشت عقبہ میں یعنی سخت امر اور مخالفت نفس میں داخل ہو جاتے ہیں اور عقبہ غلام کو آزاد کرنا ہے یا کھانا کھلانا ہے اس یتیم کو جو صاحب قرابت ورشتہ دار ہو یا مسکین کو جو بیچارگی اور فقر کی وجہ سے خاک نشین ہو۔[۱۷] پس امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خداوند عزوجل جانتا تھا کہ ہر شخص غلام آزاد کرنے کی قدرت نہیں رکھتا پس اس نے ان کے لیے جنت میں جانے کا ایک راستہ قرار دیا ہے یعنی غلام آزاد کرنے کے بدلے میں کھانا کھلانا مقرر کیا ہے تاکہ ہر شخص اس کی وجہ سے جنت کا راستہ پالے اور بہشت میں چلا جائے۔

شیخ صدوق نے کتاب عیون اخبار رضا علیہ السلام میں محمد بن یحییٰ صولی سے روایت کی ہے، وہ کہتا ہے کہ میری دادی سے امام رضا علیہ السلام کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ مجھے آپ علیہ السلام کے حالات میں سے کچھ یاد نہیں سوائے اس کے کہ میں دیکھتی کہ آپ عود ہندی کی بھانپ لیتے اور اس کے بعد گلاب و مشک استعمال کرتے اور نماز صبح اوّل وقت میں ادا کرتے پھر سر سجدہ میں رکھتے اور اس وقت تک نہ اٹھاتے جب تک کہ سورج طلوع نہ ہو جاتا۔ پھر آپ علیہ السلام کھڑے ہو جاتے اور لوگوں کے کاموں کے لئے بیٹھتے یا سوار ہوتے اور کوئی شخص آپ علیہ السلام کے گھر میں اپنی آواز بلند نہیں کر پاتا۔ ہر فرد لوگوں سے بہت کم بات کرتا۔[۱۸]

---

۱۷. فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۱۱ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ 12 فَكُّ رَقَبَةٍ 13 أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ 14 يَتِيماً ذا مَقْرَبَةٍ 15 أَوْ مِسْكِيناً ذا مَتْرَبَة 16.(سورۂ بلد) ترجمہ: وہ تو دشوار گزار گھاٹی میں داخل ہی نہیں ہوا اور آپ کیا سمجھے ہیں کہ وہ گھاٹی کیا ہے؟ وہ غلام آزاد کرانا ہے یا بھوک والے دن (یعنی قحط واَفلاس کے دور میں) کھانا کھلانا ہے، قرابت دار یتیم کو یا شدید غربت کے مارے ہوئے محتاج کو جو محض خاک نشین (اور بے گھر) ہے۔

۱۸ . عیون أخبار الرضا علیه السلام، ج۲، ص۱۷۹.

## ۳۔ امام رضا علیہ السلام کا اندازِ سخاوت

شیخ کلینی نے یسع بن حمزہ قمی سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا آپ علیہ السلام سے باتیں کر رہا تھا اور آپ علیہ السلام سے محو گفتگو تھا جبکہ آپ علیہ السلام کے پاس بہت سے لوگ جمع تھے اور حلال و حرام کے متعلق آپ علیہ السلام سے سوال کر رہے تھے کہ اچانک ایک شخص بلند قامت اور گندمی رنگ اس محفل میں داخل ہوا اور اس نے کہا السلام علیک یابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سلام کے بعد کہنے لگا: میں آپ علیہ السلام کے اور آپ علیہ السلام کے آباؤ اجداد علیہم السلام کے چاہنے والوں میں سے ہوں۔ حج سے واپس آرہا ہوں اور میرا ساز و سامان گم ہو گیا ہے۔ اب میرے پاس اتنا بھی نہیں کہ ایک منزل تک اپنے آپ کو پہنچا سکوں۔ پس آپ علیہ السلام مجھ پر مہربانی کریں اور مجھے اپنے شہر تک پہنچنے کے اخراجات عطا فرمادیں۔ اور اللہ کا مجھ پر احسان ہے (یعنی اس کے احسان کے سبب میں فقیر نہیں ہوں) پس جب میں اپنے شہر میں پہنچ جاؤں گا تو جو مال آپ علیہ السلام مجھے دیں گے وہ میں آپ علیہ السلام کی طرف سے صدقہ کر دوں گا کیونکہ میں فقیر اور صدقہ کا مستحق نہیں ہوں۔

امام علیہ السلام نے اس سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ خدا تم پر رحمت کرے۔ پھر لوگوں کی طرف رخ کیا اور ان سے باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ لوگ منتشر ہو گئے اور جو باقی رہ گئے ان میں وہ مرد خراسانی، سلیمان جعفری اور خیثمہ تھے۔ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں اپنے گھر کے اندر چلا جاؤں؟ پس سلیمان نے کہا کہ خداوند عالم آپ علیہ السلام کے کام کو آگے بڑھائے۔ پس آپ علیہ السلام اُٹھ کر حجرے میں تشریف لے گئے اور کچھ دیر وہیں رہے پھر باہر آئے اور دروازہ بند کر دیا اور دروازے کے اوپر سے ہاتھ نکالا اور فرمایا کہ خراسانی کہاں ہے؟ اس نے عرض کی کہ میں یہاں حاضر ہوں۔ فرمایا:

خُذْ هَذِهِ الْمِائَتَيْ دِينَارٍ وَ اسْتَعِنْ بِهَا فِي مَئُونَتِكَ وَ نَفَقَتِكَ وَ تَبَرَّكْ بِهَا وَ لَا تَصَدَّقْ بِهَا عَنِّي وَ اخْرُجْ فَلَا أَرَاكَ وَ لَا تَرَانِي

یہ دو سو اشرفیاں لے لو اور اس سے اپنے اخراجات پورے کرو اور ان پیسوں سے برکت حاصل کرو اور انہیں میری طرف سے صدقہ نہ دینا اور اب یہاں سے چلے جاؤ تاکہ میں تمہیں نہ دیکھوں اور تم مجھے نہ دیکھو۔

اس کے چلے جانے کے بعد آپ علیہ السلام باہر آئے تو سلیمان نے کہا آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ آپ علیہ السلام نے اسے بہت زیادہ نوازا ہے اور رحم و کرم فرمایا ہے پھر آپ علیہ السلام نے اپنے چہرے کو اس سے کیوں چھپایا ہے؟ فرمایا:

مَخَافَةَ أَنْ أَرَى ذُلَّ السُّؤَالِ فِي وَجْهِهِ لِقَضَائِي حَاجَتَهُ أَ مَا سَمِعْتَ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ ص الْمُسْتَتِرُ بِالْحَسَنَةِ يَعْدِلُ سَبْعِينَ حِجَّةً وَ الْمُذِيعُ بِالسَّيِّئَةِ مَخْذُولٌ وَ الْمُسْتَتِرُ بِهَا مَغْفُورٌ لَه[۱۹]

اس خوف سے کہ اس کی حاجت پوری کرتے وقت سوال کی ذلت اس کے چہرے پر نہ دیکھوں۔ کیا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث نہیں سنی کہ نیکی کو چھپا کر کرنے والا ستر حج کے برابر ثواب پاتا ہے اور بُرائی کو ظاہر کرنے والا رُسوا ہو جاتا ہے جبکہ بُرائی کو چھپانے والا بخش دیا جاتا ہے۔

کیا تم نے قدیم شعراء کا یہ شعر نہیں سُنا:

مَتَى آتِهِ يَوْماً لِأَطْلُبَ حَاجَةً      رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي وَ وَجْهِي بِمَائِهِ

۱۹ . الکافی (ط – الإسلامية)، ج۴، ص۲۴.

اس کا ماحصل یہ ہے کہ میرا ممدوح وہ شخص ہے کہ اگر کسی دن میں کوئی حاجت لے کر اس کے پاس جاؤں تو میں اپنے اہل و عیال کی طرف اس حالت میں واپس آتا ہوں کہ میری عزت و آبرو اپنی جگہ پر باقی ہوتی ہے اور اس طرح مجھ سے برتاؤ کرتا ہے کہ میں سوال کی ذلت میں گرفتار نہیں ہوتا۔

مؤلف فرماتے ہیں کہ ابن شہر آشوب کتابِ مناقب میں اس روایت کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

وَ فَرَّقَ عَلَيهِ السَّلَامُ بِخُرَاسَانَ مَالَهُ كُلَّهُ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ لَهُ الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ إِنَّ هَذَا لَمَغْرَمٌ فَقَالَ بَلْ هُوَ الْمَغْنَمُ لَا تَعُدَنَّ مَغْرَماً مَا ابْتَغَيْتَ بِهِ أَجْراً وَ كَرَمًا.[۲۰]

امام رضا علیہ السلام نے خراسان میں عرفہ کے دن اپنا تمام مال راہِ خدا میں انفاق کر دیا جسے دیکھ کر فضل بن سہل نے کہا کہ یہ غرامت (نقصان) ہے۔ فرمایا: بلکہ یہ غنیمت ہے۔ پھر فرمایا: غرامت (نقصان) شمار نہ کرو اس چیز کو کہ جس کے ذریعے اللہ کے اجر و کرامت کے طلب گار ہو۔

## ۴۔ شیعوں کے اعمال آئمہ اطہار علیہم کی خدمت میں

ابن شہر آشوب نے موسی بن سیّار سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کے ساتھ تھا اور آپ علیہ السلام شہر طوس کی دیواروں کے نزدیک پہنچ چکے تھے اچانک میں نے گریہ و نالہ کی آواز سنی پس میں اس آواز کے پیچھے گیا۔ اچانک ہم نے ایک جنازہ دیکھا۔ جب میری نگاہ جنازہ پر پڑی تو میں نے دیکھا کہ میرے سید و سردار نے اپنے پاؤں سواری کی رکاب سے باہر نکالے اور جنازہ پر حاضر ہوئے۔ اسے اُٹھایا اور جنازہ کو اپنے سینہ سے ایسے لگایا جیسے بکری کی ماں اپنے نوزائیدہ بچہ کو اپنے ساتھ چپٹا لیتی ہے۔ پھر آپ علیہ السلام نے میری طرف رُخ کیا اور فرمایا:

۲۰ . مناقب آل أبی طالب علیهم السلام (لابن شهرآشوب)، ج ۴، ص ۳۶۱.

يَا مُوسَى بْنَ سَيَّارٍ مَنْ شَيَّعَ جَنَازَةَ وَلِيٍّ مِنْ أَوْلِيَائِنَا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ لَا ذَنْبَ عَلَيْهِ

اے موسیٰ بن سیّار! جو ہمارے چاہنے والوں میں سے کسی چاہنے والے کی تشییع جنازہ کرے تو وہ گناہوں سے اس دن کی طرح باہر آجاتا ہے کہ جس دن وہ ماں کے شکم سے پیدا ہوا تھا کہ اس کی گردن پر کوئی گناہ نہیں رہتا۔

پھر جب اس جنازہ کو قبر کے پاس زمین پر رکھا گیا تو میں نے اپنے آقا امام رضا علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ میت کی طرف گئے اور لوگوں کو ہٹایا اور خود کو جنازہ کے قریب پہنچایا اور اس کے سینہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: اے فلاں بن فلاں! تجھے جنت کی بشارت ہو۔ اس وقت کے بعد پھر تمہارے لیے کوئی وحشت و خوف نہیں ہے۔

میں نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ کیا آپ علیہ السلام اس شخص کو پہچانتے ہیں حالانکہ خدا کی قسم! آپ علیہ السلام نے اس زمین پر اس سے پہلے کبھی قدم نہیں رکھا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا:

يَا مُوسَى بْنَ سَيَّارٍ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّا مَعَاشِرَ الْأَئِمَّةِ تُعْرَضُ عَلَيْنَا أَعْمَالُ شِيعَتِنَا صَبَاحاً وَ مَسَاءً فَمَا كَانَ مِنَ التَّقْصِيرِ فِي أَعْمَالِهِمْ سَأَلْنَا اللَّهَ تَعَالَى الصَّفْحَ لِصَاحِبِهِ وَ مَا كَانَ مِنَ الْعُلُوِّ سَأَلْنَا اللَّهَ الشُّكْرَ لِصَاحِبِه.[۲۱]

اے موسیٰ! کیا تمھیں معلوم نہیں کہ ہم آئمہ اطہار علیہم السلام کے سامنے ہر صبح و شام ہمارے شیعوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ پس اگر کوئی کوتاہی و تقصیر ان کے اعمال میں دیکھتے ہیں تو خداوند عالم سے

---

۲۱ . مناقب آل أبی طالب علیهم السلام (لابن شهرآشوب)، ج ۴، ص ۳۴۱.

دعا کرتے ہیں کہ اسے معاف فرمادے اور اگر کوئی اچھا کام ان کے نامہ اعمال میں دیکھتے ہیں تو اس عمل کو انجام دینے والے کے لئے خدا سے شکر یعنی اس کی جزا کا سوال کرتے ہیں۔

## ۵۔پہلے مزدور کی مزدوری طے کرو

شیخ کلینیؒ نے سلیمان جعفری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہے میں ایک کام کے سلسلہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اور جب میں نے چاہا کہ اپنے گھر کی طرف روانہ ہو جاؤں تو امام علیہ السلام نے فرمایا: میرے ساتھ واپس چلو اور آج رات میرے پاس گزارو۔ پس میں امام علیہ السلام کے ساتھ چل پڑا۔ امام علیہ السلام غروب آفتاب کے وقت گھر میں داخل ہوئے اور آپ علیہ السلام نے اپنے غلاموں کو دیکھا کہ وہ گھوڑوں کی جگہ بنانے کے لیے گارا بنانے میں مشغول ہیں۔ اچانک آپ علیہ السلام نے دیکھا کہ ایک سیاہ فام شخص بھی ان کے ساتھ ہے جو کہ ان میں سے نہیں تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس شخص کا تمہارے ساتھ کیا کام ہے؟ وہ کہنے لگے یہ ہماری مدد کرے گا اور ہمارا ساتھ دے گا اور ہم اس کے بدلے اسے کچھ (رقم) دے دیں گے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: اس کی مزدوری طے کرلی تھی؟ کہنے لگے کہ نہیں۔ جو ہم دیں گے یہ شخص اس پر راضی ہو جائے گا۔ پس (اتنا سننا تھا کہ) حضرت علیہ السلام ان کی طرف مڑے اور انہیں تازیانے سے مارا اور اس کام پر بہت سخت غضب ناک ہوئے۔

سلیمان کہتا ہے میں نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ آپ علیہ السلام خود کو کیوں اذیت و تکلیف میں ڈال رہے ہیں؟ فرمایا: میں نے بارہا انہیں اس کام سے منع کیا ہے کہ کوئی ان کے ساتھ اس وقت تک کام نہ کرے گا جب تک اس کی مزدوری طے نہ کرلیں۔ پھر فرمایا:

وَ اعْلَمْ أَنَّهُ مَا مِنْ أَحَدٍ يَعْمَلُ لَكَ شَيْئاً بِغَيْرِ مُقَاطَعَةٍ ثُمَّ زِدْتَهُ لِذَلِكَ الشَّيْءِ ثَلَاثَةَ أَضْعَافٍ عَلَى أُجْرَتِهِ إِلَّا ظَنَّ أَنَّكَ قَدْ نَقَصْتَهُ أُجْرَتَهُ وَ إِذَا قَاطَعْتَهُ ثُمَّ أَعْطَيْتَهُ أُجْرَتَهُ حَمِدَكَ عَلَى الْوَفَاءِ فَإِنْ زِدْتَهُ حَبَّةً عَرَفَ ذَلِكَ لَكَ وَ رَأَى أَنَّكَ قَدْ زِدْتَهُ.[۲۲]

جان لو کہ کوئی ایسا نہیں کہ جو مزدوری طے کئے بغیر تمہارا کام کرے اور تم اسے اس کی مزدوری کے تین گنا زیادہ بھی دے دو مگر وہ گمان کرے گا کہ تم نے کم مزدوری دی ہے اور اگر پہلے مزدوری طے کر لو اور اسے پوری مزدوری دے دو تو وہ تمہاری تعریف کرے گا کہ تم نے وعدہ وفا کیا اور اس صورت میں اگر اس کی مزدوری سے ایک دانہ بھی زیادہ دیا تو وہ اسے احسان سمجھے گا اور اس اضافے کو مد نظر رکھے گا۔

۲۲. الکافی (ط - الإسلامیة)، ج۵، ص۲۸۸.

## تیسری فصل: حضرت امام رضا علیہ السلام کے دلائل و معجزات

ہم اس فصل میں چند معجزات کے ذکر پر اکتفاء کریں گے۔

### پہلا معجزہ۔ اسحاق عنقریب تیرے باپ سے پہلے فوت ہو گا

محمد بن داؤد سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ میں اور میرا بھائی امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے خبر دی کہ محمد بن جعفر کی ٹھوڑی باندھ دی گئی ہے یعنی وہ مر گیا ہے۔ پس امام رضا علیہ السلام اس کے یہاں گئے اور ہم بھی آپ علیہ السلام کے ساتھ ہو لئے۔ ہم نے دیکھا کہ اس کے جبڑے باندھ دیئے گئے ہیں اور اسحاق بن جعفر علیہ السلام اور اس کے بیٹے اور آل ابو طالب میں سے کچھ افراد رو رہے ہیں۔ امام رضا علیہ السلام اس کے سرہانے جا بیٹھے اور اس کے چہرہ پر نگاہ کر کے تبسم فرمایا۔ اہل مجلس کو یہ بات بُری لگی۔ بعض افراد کہنے لگے کہ یہ تبسم اپنے چچا کی موت کی خوشی میں ہے۔

راوی کہتا ہے پس امام علیہ السلام کھڑے ہو گئے اور باہر چلے آئے اور مسجد میں آ کر نماز ادا کی۔ ہم نے کہا آپ علیہ السلام پر قربان جائیں۔ جس وقت آپ علیہ السلام نے تبسم فرمایا تو جو کچھ ہم نے ان لوگوں سے آپ علیہ السلام کے بارے میں سنا وہ برا معلوم ہوا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا:

إِنَّمَا تَعَجَّبْتُ مِنْ بُكَاءِ إِسْحَاقَ وَ هُوَ يَمُوتُ وَ اللَّهِ قَبْلَهُ وَ يَبْكِيهِ مُحَمَّدٌ

مجھے اسحاق کے رونے پر تعجب ہوا، حالانکہ اللہ کی قسم! وہ محمد سے پہلے مرے گا اور محمد اس پر گریہ کرے گا۔

راوی کہتا ہے پس محمد اس بیماری سے اٹھ کھڑا ہوا اور اسحاق مر گیا۔[23]

نیز یحییٰ بن محمد بن جعفر علیہ السلام سے مروی ہے وہ کہتا ہے کہ میرے والد سخت بیمار ہوئے اور امام رضا علیہ السلام ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور میرا چچا اسحاق بیٹھ کر رونے لگے اور سخت نالہ و فریاد کر رہے تھے۔ یحییٰ کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تیرا چچا کیوں رو رہا ہے؟ میں نے عرض کی وہ اس حالت سے ڈر رہا ہے کہ جسے آپ علیہ السلام دیکھ رہے ہیں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: غم نہ کرو اسحاق عنقریب تیرے باپ سے پہلے فوت ہو گا۔

یحییٰ کہتا ہے کہ میرا باپ تندرست ہو گیا اور اسحاق فوت ہو گیا۔[24]

## دوسرا معجزہ۔ عنقریب اسے مالدار پاؤ گے

حسین بن موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہے کہ ہم امام رضا علیہ السلام کے گرد جمع تھے اور ہم بنی ہاشم میں سے چند نوجوان تھے کہ جعفر بن عمر علوی ہمارے قریب سے اس حال میں گزرا کہ اس کے جسم پر پھٹے پُرانے کپڑے تھے اور خراب حالت میں تھا۔ ہم نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور اس کی حالت پر ہنسنے لگے۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

لَتَرَوْنَهُ عَنْ قَرِيبٍ كَثِيرَ الْمَالِ كَثِيرَ التَّبَع

عنقریب اسے مالدار اور لوگوں کو اس کے آگے پیچھے گھومتا دیکھو گے۔

---

٢٣ . عيون أخبار الرضا عليه السلام، ج٢، ص: ٢٠٦.

٢٤ . عيون أخبار الرضا عليه السلام، ج٢، ص: ٢٠٦.

راوی کہتا ہے کہ پس ایک ماہ یا اس کے قریب ہی گزرا تھا کہ وہ مدینہ کا والی ہو گیا اور اس کی حالت اچھی ہو گئی۔ وہ ہمارے قریب سے گزرتا اور اس کے ساتھ خواجہ سرا اور خدم و حشم ہوتے تھے۔ [۲۵]

## تیسرا معجزہ۔ جتنی کھجوریں رسول اللہ ﷺ نے عطا کیں اتنی ہی امام رضا علیہ السلام نے

ابو حبیب بناجی سے روایت ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے عالم خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ "بناج" (ایک جگہ کا نام ہے) میں تشریف لائے ہیں اور اس مسجد میں کہ جہاں حاجی ہر سال آکر ٹھہرتے ہیں، نزول اجلال فرمایا ہے۔ گویا میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو سلام کیا ہے اور میں آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے حضور مدینہ کی کھجوروں کے پتوں کا بنا ہوا ایک طشت ہے اور اس میں صیحانی کھجور (مدنیہ کی کھجور کی ایک قسم) ہیں۔ آپ ﷺ نے اس میں سے ایک مٹھی بھر کر مجھے عطا فرمائیں۔ میں نے شمار کی تو وہ اٹھارا (۱۸) دانے تھے۔ پس میں نے اس طرح تاویل کی کہ میں ان کھجوروں کی تعداد کے برابر یعنی اٹھارا سال زندہ رہوں گا اور جب اس خواب کو بیس دن گزر گئے تو میں اپنی اس زمین میں تھا کہ جس کو زراعت کے لئے کارآمد بنایا جا رہا تھا۔ کسی نے آکر امام رضا علیہ السلام کے آنے کی اطلاع دی کہ آپ علیہ السلام مسجد میں تشریف فرما ہیں اور مدینہ سے آئے ہیں اور لوگ ان کی زیارت کے لیے جا رہے ہیں۔ پس میں بھی مسجد کی طرف روانہ ہو گیا۔ جب میں مسجد میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپ علیہ السلام اسی جگہ بیٹھے ہیں کہ جہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیٹھے ہوئے دیکھا تھا اور آپ علیہ السلام کے نیچے ایک چٹائی تھی کہ جس طرح حضور ﷺ کے

۲۵ . عیون أخبار الرضا علیه السلام، ج۲، ص: ۲۰۸.

نیچے تھی اور آپ علیہ السلام کے سامنے کھجوروں کے پتوں سے بنا ہوا ایک طشت تھا اور اس میں صیحانی کھجوریں تھیں۔ میں نے سلام کیا اور آپ علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا اور مجھے قریب بلایا اور مجھے مٹھی بھر کر کھجوریں عطا کیں۔ میں نے انہیں شمار کیا تو ان کی تعداد اتنی ہی تھی کہ جتنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عالم خواب میں مجھے عطا کیں تھیں۔ میں نے عرض کی فرزندِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کچھ زیادہ دیجئے۔ فرمایا:

لَوْ زَادَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ لَزِدْنَاكَ.

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے زیادہ دیتے تو ہم بھی زیادہ دیتے۔[۲۶]

## چوتھا معجزہ۔ امام رضا علیہ السلام کا عالم خواب میں شفاء دینا

احمد بن علی بن حسین ثعالبی نے ابو عبد اللہ بن عبد الرحمن معروف بہ صفوانی سے روایت کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ایک قافلہ خراسان سے کرمان کی طرف روانہ ہوا جس پر راستے میں ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا اور ان میں سے ایک شخص کو انہوں نے پکڑ لیا کہ جسے وہ مالدار سمجھتے تھے۔ وہ ایک مدت تک ان کے قبضہ میں رہا اور وہ لوگ اسے تکلیف اور اذیت پہنچاتے رہے تا کہ وہ پیسہ دے کر اپنی جان چھڑا سکے۔ جو تکالیف انہوں نے اس شخص کو دیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ اسے برف پر کھڑا کیا اور اس کے منہ کو بھی برف سے بھر دیا۔ پس اسے اسی طرح رسی سے باندھ کر کھڑا رکھا کہ ڈاکوؤں میں سے ایک عورت کو اس پر رحم آیا اور اس نے اسے رہا کر دیا اور وہاں سے بھاگ آیا۔ لیکن اس کا منہ اور زبان اس قدر خراب ہو چکے تھے کہ وہ بات بھی نہیں کر سکتا تھا۔ وہ خراسان کی طرف روانہ ہو گیا جہاں اس نے خبر سنی کہ امام رضا علیہ السلام نیشاپور میں ہیں۔ پس اس نے عالم خواب میں دیکھا کہ گویا کوئی اس سے کہہ رہا ہے کہ فرزندِ رسول

---

۲۶ . عیون أخبار الرضا علیه السلام، ج۲، ص: ۲۱۰.

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم خراسان میں تشریف فرما ہیں۔ اپنی بیماری کا علاج اُن سے پوچھ لے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ تجھے ایسی دعا بتائیں جو تیرے لیے نفع بخش ہو۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے عالم خواب میں ہی دیکھا کہ میں امام عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں حاضر ہوں اور جو مصیبت مجھ پر آئی تھی وہ امام عَلَیْہِ السَّلَام سے بیان کر رہا ہوں اور امام عَلَیْہِ السَّلَام سے اپنی بیماری کا تذکرہ کر رہا ہوں۔ امام عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھ سے فرمایا: جنگلی پودینہ، زیرہ اور نمک لے کر اسے کوٹ لو اور اسے منہ میں رکھ لو اور دو، تین مرتبہ یہ عمل انجام دو صحت وعافیت پاؤ گے۔

وہ شخص خواب سے بیدار ہوا لیکن اس نے اس خواب پر توجہ نہ دی اور نہ ہی اس کی پرواہ کی یہاں تک کہ وہ نیشاپور کے دروازے پر پہنچا تو لوگوں نے اسے بتایا کہ امام رضا عَلَیْہِ السَّلَام نے نیشاپور سے کوچ کر کے رباط سعد پہنچ چکے ہیں۔ اس شخص کے دل میں آیا کہ حضرت عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں جائے اور اپنا واقعہ ان سے بیان کرے شاید آپ کوئی ایسی دوا بتادیں جو فائدہ مند ہو۔ پس وہ رباط سعد آیا اور امام عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: اے فرزند رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میرا ساتھ یہ یہ واقعہ پیش آیا ہے اور میرا منہ اور زبان خراب ہو گئے ہیں اور مجھے بات کرنے میں بڑی مشکل اور دشواری ہوتی ہے پس مجھے ایسی کوئی دوا بتائیے کہ جس سے مجھے فائدہ ہو۔ امام عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا:

أَلَمْ أُعَلِّمْكَ اذْهَبْ فَاسْتَعْمِلْ مَا وَصَفْتُهُ لَكَ فِي مَنَامِكَ

کیا میں نے تمہیں عالم خواب میں دوا نہیں بتائی؟ جاؤ اور جو کچھ میں نے تمہیں خواب میں بتایا اس پر عمل کرو۔

اس شخص نے عرض کی: فرزند رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اگر آپ عَلَیْہِ السَّلَام مہربانی فرمائیں اور ایک دفعہ دوبارہ وہ دوا ارشاد فرمادیں؟ فرمایا: تھوڑا سا جنگلی پودینہ، زیرہ اور نمک لے کر انہیں کوٹ لو اور منہ میں رکھو۔ دو دفعہ

یا تین دفعہ یہ عمل انجام دو عنقریب صحت و عافیت پاؤ گے۔ اس شخص نے اس پر عمل کیا اور صحت یاب ہو گیا۔[۲۷]

## پانچواں معجزہ۔ریان بن صلت کی حاجت روائی

ریان بن صلت کہتا ہے کہ جب میں نے عراق جانے کا ارادہ کیا اور چاہا کہ امام رضا علیہ السلام سے رخصت ہو لوں تو میرے دل میں تھا کہ جب آپ علیہ السلام سے رخصت ہوں گا تو آپ علیہ السلام سے ان کے بدن کے کپڑوں میں سے ایک پیراہن مانگوں گا تاکہ مجھے اس میں کفن دیا جائے اور ان کے مال میں سے چند درہم کی خواہش کروں گا کہ جن سے اپنی بیٹیوں کے لیے انگوٹھیاں بنوا سکوں۔ لیکن جب میں آپ علیہ السلام سے رخصت ہوا تو آپ علیہ السلام کے فراق میں گریہ وزاری مجھ پر غالب آگئی اور میں امام علیہ السلام سے ان چیزوں کا مطالبہ کرنا بھول گیا۔ جب میں باہر آیا تو آپ علیہ السلام نے مجھے آواز دی اور فرمایا:

يَا رَيَّانُ ارْجِعْ فَرَجَعْتُ فَقَالَ لِي أَمَا تُحِبُّ أَنْ أَدْفَعَ إِلَيْكَ قَمِيصاً مِنْ ثِيَابِ جَسَدِي تُكَفَّنُ فِيهِ إِذَا فَنِيَ أَجَلُكَ أَ وَ مَا تُحِبُّ أَنْ أَدْفَعَ إِلَيْكَ دَرَاهِمَ تَصُوغُ بِهَا لِبَنَاتِكَ خَوَاتِيم

اے ریان! واپس آؤ۔ میں واپس گیا تو فرمایا: کیا تم یہ نہیں چاہتے تھے کہ میں تجھے اپنے بدن کے کپڑوں میں سے ایک قمیص عطا کروں جس میں تجھے تیری موت واقع ہونے کے بعد کفن دیا جائے اور کیا تم یہ نہیں چاہتے تھے کہ میں تجھے چند درہم عطا کروں کہ جس سے تو اپنی بیٹیوں کی انگوٹھیاں بنوا سکے۔

۲۷ . عيون أخبار الرضا عليه السلام، ج۲، ص: ۲۱۱.

میں نے عرض کی: اے میرے آقا! میرے دل میں تو تھا کہ میں آپ علیہ السلام سے مانگوں لیکن آپ علیہ السلام کے فراق میں غم واندوہ نے مجھے اس سے محروم رکھا۔ امام علیہ السلام نے تکیہ اٹھایا اور ایک پیراہن نکالا اور مجھے دے دیا اور مصلے کے نیچے سے چند درہم اٹھائے اور مجھے دیئے میں نے شمار کئے تو تیس درہم تھے۔[۲۸]

## چھٹا معجزہ۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں

ہرثمہ ابن عین کہتا ہے کہ میں اپنے آقا و مولا یعنی امام رضا علیہ السلام سے ملاقات کے لئے مامون الرشید کے گھر گیا اور مامون کے گھر یہ خبر پھیلی ہوئی تھی کہ امام رضا علیہ السلام وفات پا گئے ہیں لیکن یہ بات حد صحت کو نہ پہنچی تھی۔ میں اندر داخل ہوا اور چاہتا تھا کہ آپ علیہ السلام کے حضور میں جانے کی مجھے اجازت مل جائے کہ اتنے میں مامون کے خادموں اور معتمدین میں سے ایک خادم جسے صبیح دیلمی کہتے تھے اور وہ میرے آقا کے چاہنے والوں میں سے تھا، باہر آیا اور جب اس نے مجھے دیکھا تو کہنے لگا: اے ہرثمہ! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں مامون کا خاص معتمد ہوں؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ کہنے لگا اے ہرثمہ! مامون نے مجھے تیس غلاموں کے ساتھ رات کے پہلے پہر میں بلایا۔ ہم اس کے پاس گئے اور شمعوں کی کثرت کی وجہ سے رات دن کی مانند روشن تھی اور اس کے پاس ننگی تلواریں زہر میں بجھی ہوئی رکھی تھیں۔ ہم میں سے ایک ایک کا نام لیکر اسے بلایا اور زبانی طور پر ہم سے عہد و پیمان لیا اور ہمارے علاوہ وہاں کوئی آدمی نہیں تھا۔ ہم سے کہنے لگا یہ عہد تم پر لازم ہے کہ جو کچھ میں تم سے کہوں وہ کرو گے اور اس کی خلاف ورزی نہیں کرو گے۔ پس ہم سب نے قسمیں کھائیں کہ ہم وہ کام ضرور کریں گے۔ کہنے لگا تم میں سے ہر

---

۲۸ . عيون أخبار الرضا عليه السلام، ج۲، ص: ۲۱۲.

ایک تلوار اٹھائے اور علی بن موسیٰ الرضا علیہما السلام کے حجرے کے میں داخل ہو جائے۔ انہیں کھڑا ہوا، بیٹھا ہوا یا سویا ہوا کسی بھی حالت میں پائے، ان سے کوئی بات کئے بغیر ان پر تلواریں چلا دے اور ان کے گوشت، خون، بال، ہڈی اور اس کے مغز کو ایک دوسرے میں ملا دے اور اس کے بعد ان کے اوپر ان کا فرش لپیٹ دے اور اپنی تلواریں اس سے صاف کر لے اور میرے پاس آجائے اور تم میں سے ہر ایک کے لیے اس کام کو انجام دینے اور اس کو پوشیدہ رکھنے کے لیے دس تھیلیاں درہم کی ہیں اور دس منتخب شدہ یعنی مستقل اور عمدہ جاگیریں بھی ہیں اور یہ سب تمہارے لیے ہیں جب تک کہ میں زندہ ہوں و باقی ہوں۔

وہ کہتا ہے کہ ہم نے تلواریں ہاتھ میں لے لیں اور آپ عَلَيهِ السَّلَام کے حجرے میں داخل ہو گئے۔ ہم نے دیکھا کہ آپ عَلَيهِ السَّلَام پہلو کے بل سوئے ہوئے ہیں اور وہ اپنے ہاتھ کو گردش دیتے اور کچھ گفتگو کر رہے تھے کہ جسے ہم نہیں سمجھ پائے۔ پس وہ غلام تلواریں نکال کر امام عَلَيهِ السَّلَام پر لپکے جبکہ میں نے اپنی تلوار اسی طرح رہنے دی اور کھڑا دیکھ رہا تھا۔ گویا امام عَلَيهِ السَّلَام ہمارے مقصد کو سمجھتے تھے۔ پس ان کے بدن مبارک کا کوئی حصہ ایسا نہ تھا جس پر تلوار کا وار نہ ہو اس کے بعد ان کے فرش کو ان پر لپیٹ کر غلام مامون کے پاس آئے گئے۔ مامون نے پوچھا: تم لوگوں نے کیا کیا؟ کہنے لگے: اے امیر! جو حکم آپ نے دیا تھا وہ ہم نے انجام دیا۔ مامون کہنے لگا: اس میں سے کوئی بات کسی سے نہ کہنا۔ جب صبح ہوئی تو مامون باہر نکلا اور اپنی نشست پر سر برہنہ، دستار کھولے ہوئے اس طرح بیٹھ گیا کہ امام عَلَيهِ السَّلَام کی وفات ہو جانے کا اظہار کر سکے اور غم واندوہ کا اظہار کرنے لگا کچھ دیر بعد ننگے پاؤں سر برہنہ کھڑا ہوا اور امام عَلَيهِ السَّلَام کے حجرے کی طرف جانے لگا تا کہ ان کا حال معلوم کرے اور میں اس کے آگے آگے تھا۔ جیسی ہی امام عَلَيهِ السَّلَام کے حجرے میں

داخل ہوا تو اس نے امام علیہ السلام کی تسبیح کی ہمہمہ جیسی آواز سنی جس کو سن کر مامون لرزنے لگا اور مجھ سے کہنے لگا ان کے پاس کون ہے؟ میں نے کہا امیر المومنین مجھے معلوم نہیں۔ کہنے لگا جلدی جا کر دیکھو۔

صبیح کہتا ہے کہ ہم حجرے اندر گئے ہم نے دیکھا کہ میرے سید و سردار اپنے محراب میں بیٹھے نماز میں مشغول ہیں اور تسبیح پڑھ رہے ہیں۔ میں نے کہا اے امیر! خود امام علیہ السلام شخصاً محراب میں نماز اور تسبیح پڑھ رہے ہیں۔

مامون کانپنے لگا اور مجھ سے کہا کہ تم لوگوں نے مجھے دھوکہ دیا۔ خدا تم پر لعنت کرے۔ پھر میری طرف رخ کیا اور کہا اے صبیح! تو اسے پہنچانتا ہے جا کر دیکھ کون نماز پڑھ رہا ہے۔ میں اندر داخل ہوا جبکہ مامون اپنے حجرے میں واپس ہو لیا اور جب میں امام علیہ السلام کے آستانہ در پر پہنچا تو امام علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے صبیح! میں نے عرض کی لبیک اے میرے مولا اور میں منہ کے بل گر پڑا۔ امام علیہ السلام نے مجھے سے فرمایا:

قُمْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِؤُا نُورَ اللَّهِ بِأَفْواهِهِمْ ... وَ اللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْكافِرُون

اٹھ کھڑا ہو۔ خدا تجھ پر رحم کرے۔ وہ چاہتے ہیں کہ نور الٰہی کو اپنے پھونکوں سے بجھا دیں اور خدا اپنے نور کو تمام اور کامل کر کے رہے گا چاہے کافروں کو یہ بات ناگوار ہی کیوں نہ گزرے۔

پس میں مامون کے پاس پلٹا۔ میں نے دیکھا کہ اس کا منہ تاریک رات کی طرح کالا ہو گیا ہے۔ کہنے لگا اے صبیح! کیا خبر لائے ہو میں نے کہا کہ اے امیر المومنین! وہ جناب خود حجرے میں موجود ہیں۔ مجھے انہوں نے بلا کر یہ یہ باتیں فرمائی ہیں۔

صبیح کہتا ہے۔ پس مامون نے اپنے لباس کے بند باندھے اور حکم دیا کہ اس کے کپڑے واپس کئے جائیں یعنی عزاداری کے کپڑے اتار دیئے اور اپنا لباس طلب کیا اور اسے پہن لیا اور کہنے لگا لوگوں سے کہو کہ آپ علیہ السلام پر غش طاری ہو گیا تھا اور اب وہ ہوش میں آ گئے ہیں۔

ہر ثمہ کہتا ہے کہ میں نے خدا کی بہت حمد و شکر ادا کیا اور اپنے آقا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب آپ علیہ السلام نے مجھے دیکھا تو فرمایا:

يَا هَرْثَمَةُ لَا تُحَدِّثْ أَحَداً بِمَا حَدَّثَكَ بِهِ صَبِيحٌ إِلَّا مَنِ امْتَحَنَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ بِمَحَبَّتِنَا وَ وَلَايَتِنَا.

اے ہر ثمہ! جو کچھ صبیح نے تجھے بتایا ہے وہ کسی سے بیان نہ کرنا مگر اس شخص سے جس کے دل کا خداوند متعال نے ہماری محبت و ولایت پر ایمان رکھنے کے لیے امتحان لیا ہو۔ پھر فرمایا:

يَا هَرْثَمَةُ وَ اللَّهِ لَا يَضُرُّنَا كَيْدُهُمْ شَيْئاً حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ.

اے ہر ثمہ! اللہ کی قسم ان لوگوں کے مکر و فریب ہمیں ذرہ برابر بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے یہاں تک تقدیر میں لکھا ہوا اپنے مقصود تک پہنچ (اللہ نے جس وقت ہماری موت مقدر میں لکھ دی ہو وہ وقت آ جائے)۔[۲۹]

## ساتواں معجزہ۔ فخر اسماعیل علیہ السلام کے لئے پانی کا نکلنا

محمد بن حفص سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ مجھ سے موسیٰ بن جعفر علیہما السلام کے ایک آزاد کردہ غلام نے بیان کیا۔ وہ کہتا ہے کہ میں اور کچھ لوگ امام رضا علیہ السلام کے ساتھ کسی بیابان صحرا میں تھے کہ ہمیں اور ہمارے جانوروں پر شدید پیاس کا غلبہ ہوا اس حد تک کہ ہمیں اپنی جانوں پر خطرہ محسوس ہونے لگا کہ

۲۹ . عيون أخبار الرضا عليه السلام، ج۲، ص: ۲۱۴.

کہیں پیاس سے مر ہی نہ جائیں پس امام رضا علیہ السلام نے ہمیں ایک جگہ بتائی کہ وہاں چلے جاؤ پانی مل جائے گا۔ وہ کہتا ہے کہ ہم اسی جگہ پہنچے تو وہاں ہمیں پانی مل گیا اور ہم نے اپنے جانوروں کو بھی پانی سے سیر اب کیا یہاں تک کہ ہم اور جو بھی ہمارے قافلہ میں تھا، سب سیر اب ہو گئے۔ پھر ہم نے وہاں سے کوچ کیا تو پھر امام علیہ السلام نے ہم سے فرمایا کہ ذرا چشمہ والی جگہ کو تلاش کرو۔ ہم نے تلاش کیا تو ہمیں اونٹوں کی لید کے علاوہ وہاں کچھ نہ ملا اور چشمہ کا تو وہاں نام و نشان ہی نہ تھا۔[۳۰]

مؤلف فرماتے ہیں کہ یہ واضح معجزہ اس معجزے سے شباہت رکھتا ہے جو امام رضا علیہ السلام کے جد بزرگوار امام علی علیہ السلام سے ظاہر ہوا تھا۔ جس کی کیفیت اس طرح ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا صفین کی طرف جاتے ہوئے کربلا سے گزر ہوا تو آپ علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ جانتے ہو یہ کون سی جگہ ہے؟ خدا کی قسم یہ مصرع و مقتل حسین علیہ السلام و اصحاب حسین علیہ السلام ہے۔ پھر تھوڑا سا راستہ طے کیا اور ایک راہب کے گرجے کے قریب پہنچے جو بیابان میں تھا، حالانکہ آپ علیہ السلام کے اصحاب سخت پیاس میں مبتلا تھے اور ان کا پانی ختم ہو چکا تھا۔ انہوں نے دائیں بائیں تلاش کیا پانی نہ مل سکا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: اس گرجا میں رہنے والے کو آواز دو کہ وہ ہماری آمد سے مطلع ہو۔ جب راہب لشکر کی آمد سے مطلع ہوا امام علیہ السلام نے اس سے پوچھا کہ تمہارے یہاں رہنے کی جگہ کہیں پانی موجود ہے؟ اس نے جواب دیا کہ بعید ہے کہ یہاں آپ علیہ السلام کو پانی میسر ہو البتہ یہاں سے دو فرسخ کے فاصلہ پر پانی موجود ہے اور یہاں ہمارے ارد گرد کوئی پانی نہیں۔ لوگ میرے لیے ایک مہینے کا پانی لے آتے ہیں کہ جس سے تنگی کے ساتھ میں زندگی بسر کرتا ہوں اور اگر ایسا نہ ہوتا تو میں بھی پیاس سے ہلاک ہو جاتا۔ امام علیہ السلام نے

---

۳۰. عیون أخبار الرضا علیه السلام، ج۲، ص: ۲۱۶.

اصحاب سے فرمایا: تم لوگوں نے راہب کی گفتگو سن لی؟ کہنے لگے جی ہاں۔ تو کیا آپ علیہ السلام ہمیں حکم دیتے ہیں کہ جب تک ہم میں قوت و طاقت ہے اسی جگہ کی طرف جائیں کہ جس کی طرف راہب نے اشارہ کیا ہے اور وہاں سے پانی لے آئیں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اس کی ضرورت نہیں پس آپ علیہ السلام نے اپنے خچر کی گردن قبلہ کی طرف موڑی اور گرجا کے قریب ایک جگہ اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں سے زمین کھودو۔ پس ایک گروہ نے بیلچہ کے ساتھ وہاں سے مٹی ہٹائی اچانک وہاں سے ایک بڑا پتھر ظاہر ہوا جو چمک رہا تھا۔ وہ لوگ کہنے لگے اے امیر المومنین علیہ السلام! یہاں تو پتھر ہے جس پر بیلچہ کام نہیں کرتا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: بیشک یہ پتھر پانی کے اوپر ہے اگر یہ پتھر اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو پانی حاصل کر سکو گے۔ اس پتھر کو ہٹاؤ۔ پس انہوں نے مل کر بہت کوشش کی پتھر ہٹانے کی لیکن وہ پتھر ان سے نہ ہٹ سکا اور یہ کام ان کے لئے بہت سخت ہو گیا۔ امام علی علیہ السلام نے جب یہ کیفیت دیکھی تو خچر سے اترے او آستین الٹ دیں اور اپنی انگلیاں پتھر کے نیچے رکھ کر اسے حرکت دی اور اسے اکھاڑ کر کئی ہاتھ دور پھینک دیا۔ جب پتھر ہٹا تو صاف شفاف پانی ظاہر ہوا۔ اصحاب نے پانی کی طرف دوڑے اور پانی سے سیر اب ہوئے۔ یہ پانی ان سارے پانی سے جو اب تک کے سفر میں امام علیہ السلام کے لشکر نے پیا تھا، زیادہ خوشگوار، زیادہ ٹھنڈا اور صاف و شفاف تھا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اس پانی میں سے اپنا زادِ راہ لے لو اور سیر اب ہو جاؤ۔ جتنا انہوں نے چاہا پانی پیا اور ساتھ لے بھی لیا۔ پھر امیر المومنین علیہ السلام اس پتھر کے پاس آئے اور اسے ہاتھ میں لے کر اس کی جگہ پر رکھ دیا اور حکم دیا کہ اس کے اوپر مٹی ڈال دو اس طرح کہ اس کا اثر و نشان باقی نہ رہے۔ لیکن آپ علیہ السلام کے اصحاب میں سے ہر شخص پانی کی جگہ کو جانتا تھا۔ امام علیہ السلام تھوڑا سا راستہ چلے تھے کہ اپنے اصحاب کو مخاطب کر کے فرمایا: کہ میرے حق کی قسم واپس چلو چشمہ والی جگہ پر اور دیکھو آیا وہاں کوئی پانی موجود ہے؟ لوگ واپس آئے اور چشمہ کی جگہ ڈھونڈنے لگے

اور جتنی کوشش کی اور ریت کو آگے پیچھے کیا پانی کا چشمہ تلاش نہ کر سکے۔ راہب نے جب اس پانی کی جگہ کو دیکھا تو پکار کر کہا اے لوگوں مجھے نیچے اتارو۔ پس اسے گرجے سے نیچے اتارا گیا۔ وہ امیر المومنین علیہ السلام کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا اے بزرگوار! آپ علیہ السلام پیغمبر مرسل ہیں؟ فرمایا: نہیں۔ کہنے لگا: ملک مقرب ہیں؟ فرمایا: نہیں۔ اس نے کہا پس آپ علیہ السلام کون ہیں؟ فرمایا:

أَنَا وَصِيُّ رَسُولِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَاتِمِ النَّبِيِّين.

میں رسول خدا محمد بن عبد اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصی ہوں۔

راہب نے کہا اپنا ہاتھ لائیے تا کہ آپ علیہ السلام کے ہاتھ پر اسلام لا سکوں۔ امام علیہ السلام نے ہاتھ پھیلایا اور کہا کلمہ شہادتین پڑھو۔ اس نے شہادتین پڑھا اور اسلام لے آیا اور کہنے لگا

يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ هَذَا الدَّيْرَ بُنِيَ عَلَى طَلَبِ قَالِعِ هَذِهِ الصَّخْرَةِ وَ مُخْرِجِ الْمَاءِ مِنْ تَحْتِهَا وَ قَدْ مَضَى عَالَمٌ كَثِيرٌ قَبْلِي وَ لَمْ يُدْرِكُوا ذَلِكَ وَ قَدْ رَزَقَنِيهِ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّا نَجِدُ فِي كِتَابٍ مِنْ كُتُبِنَا وَ أَثَرٍ مِنْ عُلَمَائِنَا أَنَّ فِي هَذَا الصُّقْعِ عَيْناً عَلَيْهَا صَخْرَةٌ لَا يَعْرِفُ مَكَانَهَا إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ وَصِيُّ نَبِيٍّ وَ أَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْ وَلِيِّ اللَّهِ.

اے امیر المومنین علیہ السلام! یہ گرجا اس شخص کی تلاش میں بنایا گیا تھا جو اس پتھر کو ہٹائے اور اس کے نیچے سے پانی نکالے اور مجھ سے پہلے کئی عالم گزر چکے ہیں اور وہ اس سعادت تک نہیں پہنچ سکے اور خداوند عالم نے مجھے یہ توفیق عنایت فرمائی ہے اور ہم نے اپنی کتابوں میں لکھا ہوا پایا ہے اور اپنے علماء سے سنا ہے کہ زمین کے اس گوشہ میں ایک چشمہ ہے کہ جس کے اوپر ایک پتھر ہے کہ جس چشمہ کا پتا سوائے پیغمبر اور وصی پیغمبر کے کوئی نہیں جانتا اور اس جگہ کی نشاندہی کرے گا وہ یقیناً اللہ کا ولی ہو گا۔

پس راہب حضرت امیر المومنین عَلَیہِ السَّلَام کی فوج میں داخل ہو گیا اور آپ عَلَیہِ السَّلَام کی ہمرکابی میں شہید ہو گیا۔ امام علی عَلَیہِ السَّلَام نے خود اس نماز پڑھی اور اسے دفن کیا اور اس کے لیے کثرت سے استغفار کی۔[31]

## آٹھواں معجزہ۔ اللہ نے جس کے لعاب دھن میں شفاء رکھی ہے

محمد بن فضل کہتا ہے کہ میں بطن مر[32] میں اترا تو مجھے پہلو اور پاؤں میں عرق مدینی نکل آئی (مہاسے کی طرح یا چھالے کی طرح ایک زخم) پس مدینہ میں حضرت امام رضا عَلَیہِ السَّلَام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ امام عَلَیہِ السَّلَام نے مجھ سے فرمایا: میں کیوں تجھے تکلیف میں دیکھ رہا ہوں؟ میں نے عرض کی جب بطن مر پہنچا تو عرق مدینی میرے پہلو اور پاؤں سے نکل آئی ہے۔ پس آپ عَلَیہِ السَّلَام نے میرے پہلو میں بغل کے نیچے کی طرف اشارہ کیا اور کچھ پڑھا اور اپنا لعاب دہن اس پر پھینکا اس کے بعد فرمایا تیرے لیے اس میں کوئی نقصان نہیں۔ پھر اس کی طرف دیکھا کہ جو پاؤں میں تھی اور فرمانے لگے:

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيهِ السَّلَامُ مَنْ بُلِيَ مِنْ شِيعَتِنَا بِبَلَاءٍ فَصَبَرَ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ مِثْلَ أَجْرِ أَلْفِ شَهِيدٍ.

ابو جعفر امام محمد باقر عَلَیہِ السَّلَام نے فرمایا کہ ہمارے شیعوں میں سے جو کسی بلا و مصیبت میں ہو اور صبر کرے تو اللہ اس کے لیے ایک ہزار شہید کا اجر لکھ دیتا ہے۔

---

٣١ . إعلام الورى بأعلام الهدى (ط - القديمة)، النص، ص: ١٧٦. (مختصر تفاوت کے ساتھ)

٣٢ . مکہ کے نزدیک ایک جگہ ہے جسے بطن مر کہا جاتا ہے۔

راوی کہتا ہے: میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم! میں اس بیماری سے نجات نہیں پاؤں گا۔ ہیثم کہتا ہے کہ ہمیشہ وہ زخم اس کے پاؤں سے نکلتا تھا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔[۳۳]

## نواں معجزہ۔ علمِ امامت

عبد اللہ بن محمد ہاشمی کہتا ہے کہ ایک دن میں مامون کے پاس گیا۔ اس نے مجھے بٹھایا اور جتنے لوگ اس کے پاس تھے انہیں باہر کر دیا۔ پھر اس نے کھانا منگوایا۔ ہم نے کھالیا اور خوشبو لگائی۔ پھر حکم دیا کہ پردہ برابر کیا جائے اور پردہ کے پیچھے موجود ایک کنیز کو مخاطب کر کے کہا: خدا کے واسطے ہماری خاطر اس ہستی پر مرثیہ پڑھو جو طوس میں مدفن ہیں۔ اس کنیز نے مرثیہ کے یہ شعر پڑھے:

سُقْيَا بِطُوسَ وَ مَنْ أَضْحَى بِهَا قَطَناً　　　　مِنْ عِتْرَةِ الْمُصْطَفَى أَبْقَى لَنَا حَزَنا

یعنی بارانِ رحمت سیراب کرے طوس کو اور جو شخص وہاں ساکن ہو گیا ہے عترت مصطفیٰ ﷺ میں سے۔ وہ خود تو چلا گیا اور ہمارے لیے حزن و ملال چھوڑ گیا۔

ہاشمی کہتا ہے کہ مامون رونے لگا اور مجھ سے کہا: اے عبد اللہ! کیا میرے خاندان والے اور تیرے خاندان والے مجھے اس بات پر ملامت کرتے ہیں کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو ولی عہدی کے لئے منصوب کیا۔ خدا کی قسم میں تمہیں ان کی ایک بات سناتا ہوں کہ جسے سن کر تم تعجب کرو گے۔ ایک دن میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ آپ علیہ السلام کے آباؤاجداد موسیٰ بن جعفر اور محمد بن علی اور علی بن الحسین صلوات اللہ علیہم کے پاس ان چیزوں کا علم تھا کہ جو ہو چکی ہیں

---

۳۳ . عيون أخبار الرضا عليه السلام، ج۲، ص: ۲۲۱.

اور ان چیزوں کا بھی علم تھا جو قیامت تک ہونے والی ہیں اور آپ علیہ السلام ان کے وصی اور ان کے علم کے وارث ہیں اور ان کا علم آپ علیہ السلام کے پاس ہے اور مجھے آپ علیہ السلام سے ایک حاجت ہے۔ فرمایا کہو۔ میں نے کہا یہ میری کنیز زاہریہ عورتوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اور میں اپنی کنیزوں میں سے کسی کو اس پر ترجیح نہیں دیتا لیکن وہ چند دفعہ حاملہ ہوئی ہر بار اس کا حمل ساقط ہو جاتا ہے اور اب دوبارہ وہ حاملہ ہے۔ مجھے ایسی کوئی چیز بتایئے کہ جس سے وہ اپنا علاج کرے اور صحیح و سالم رہ جائے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: ڈرو نہیں اور حمل ساقط ہونے سے گھبراؤ نہیں وہ سالم رہے گی اور اس سے ایک بچہ پیدا ہو گا جو باقی لوگوں کی نسبت اپنی ماں کے ساتھ زیادہ شباہت رکھتا ہو گا اور اس کے دائیں ہاتھ میں ایک اضافی انگلی ہو گی جو چپکی ہوئی نہیں ہو گی اور اسی طرح بائیں پاؤں میں اضافی چھوٹی انگلی ہو گی جو چپکی ہوئی نہیں ہو گی۔

مامون کہتا ہے پس میں نے دل میں کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ خداوند عالم ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ زاہریہ نے ایک بچہ جنا جو تمام لوگوں کی نسبت اپنی ماں سے زیادہ شباہت رکھتا تھا اور اس کے دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں میں ایک انگلی زائد تھی جو چپکی ہوئی نہ تھی۔ جس طرح کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ پس کون ہے جو مجھے ملامت کرے اس چیز پر کہ میں نے انہیں عالمین کے درمیان عَلَم و نشان (ولی عہدی) کے طور پر نصب کیا ہے۔[۳۴]

۳۴. عیون أخبار الرضا علیه السلام، ج۲، ص: ۲۲۳.

Munna Bhai
HAIR SALON
Expert Hands Waiting For you
SPECIALIST FOR HAIR CUTTING, KHAT, FACIAL, BORN BABY CUTTING, GROOM SERVICES ETC.
Rajab Ali: +92 333 2458 560
Munna Bhai: +92 321 3854 028
Raza: +92 331 2166 936
Manek Jee Street, Adjacent to Sajjad Bakery, Shell Petrol Pump Gali, Soldier Bazar no. 2, Karachi.

RELIGIOUS AIR
TRAVEL & TOURS

# WINTER VACATION

## PACKAGES FOR FAMILIES

## UMRAH - IRAQ - IRAN - BEIRUT - SYRIA

## 17 RABI -UL-AWWAL IN MEDINA

### UMRAH GROUP

DEPARTURE: **12TH NOVEMBER'19** DURATION **12 DAYS**

| QUAD SHARING | TRIPLE SHARING | DOUBLE SHARING |
|---|---|---|
| $750 | $785 | $820 |

## WINTER VACATION - DECEMBER GROUPS

DEPARTURE: **22 DECEMBER 19**

| IRAQ ONLY | IRAQ + IRAN | IRAQ+SYRIA+BEIRUT |
|---|---|---|
| DURATION: **11 DAYS** | DURATION: **18 DAYS** | DURATION: **17 DAYS** |
| $700 | $1100 | $1350 |

## WINTER VACATION DECEMBER GROUP

### IRAN ONLY

DEPARTURE: **31 DEC'19**
DURATION: **8 DAYS**

**$575**

## WINTER VACATION JANUARY GROUP

### SYRIA+BEIRUT

DEPARTURE: **1 JAN'20**
DURATION: **7 DAYS**

**$850**

**Accompanied By**
Agha Dilshad
Abbas Najafi

**Nouha Khuwan**
Syed Adeel
Haider Naqvi

## WE OFFER SPECIALIZED SERVICES OF

- Air Ticketing
- Fixed departure
- Incentive leisure groups
- Hajj, Umrah & Ziyarat Packages
- Accommodation
- Visa Assistance
- International Family & Honeymoon Holiday Tours
- Rent A Car Service

Office No. 3, Clayton Garden, Amil Colony No 1,Soldier Bazar No 3, Karachi.
Office: 021-32293765 / 66 -67 | Mobile: 03343621117 | 03343641117
/religiousair info@religiousair.com www.religiousair.com

Packages also available on:
AL-ZAYIR

## دسواں معجزہ۔ برمکیوں کے لئے امام رضاعَلَیہِ السَّلام کی بد دعا

محمد بن فضیل سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ جس سال ہارون برامکہ پر غضب ناک ہوا، پہلے اس نے جعفر بن یحییٰ کو قتل کیا اور پھر یحییٰ کو قید کر دیا اور ان کے سر پر جو بلا آئی سو آئی۔ امام رضاعَلَیہِ السَّلام عرفات کے میدان میں کھڑے دعا کر رہے تھے اور اس کے بعد آپ عَلَیہِ السَّلام نے سر نیچے جھکا لیا۔ آپ عَلَیہِ السَّلام سے پوچھا گیا تو آپ عَلَیہِ السَّلام نے فرمایا:

إِنِّي كُنْتُ أَدْعُو اللَّهَ تَعَالَى عَلَى الْبَرَامِكَةِ بِمَا فَعَلُوا بِأَبِي فَاسْتَجَابَ اللَّهُ لِيَ الْيَوْمَ فِيهِم

میں برمکیوں کے متعلق خدا سے بد دعا کر رہا تھا اس کام کی وجہ سے جو انہوں نے میرے والد کے ساتھ کیا پس آج خداوند عالم نے ان کے متعلق میری دعا قبول فرمائی ہے۔

پس جب آپ عَلَیہِ السَّلام حج سے پلٹ کر آئے تو تھوڑے ہی دنوں میں جعفر و یحییٰ پر ہارون کی گرفت ہو گئی اور ان کے حالات پلٹ گئے۔[۳۵]

ایک اور روایت میں راوی کہتا ہے کہ میں امام رضاعَلَیہِ السَّلام کے ساتھ منیٰ میں تھا کہ یحییٰ بن خالد کا آل برمک کے ساتھ وہاں سے گزر ہوا تو امام عَلَیہِ السَّلام نے فرمایا:

مَسَاكِينُ هَؤُلَاءِ لَا يَدْرُونَ مَا يَحُلُّ بِهِمْ فِي هَذِهِ السَّنَةِ ثُمَّ قَالَ هَاهْ وَ أَعْجَبُ مِنْ هَذَا هَارُونُ وَ أَنَا كَهَاتَيْنِ وَ ضَمَّ بِإِصْبَعَيْه.

---

۳۵ . عيون أخبار الرضا عليه السلام، ج۲، ص: ۲۲۵.

بیچارے ہیں یہ لوگ۔ انہیں نہیں معلوم کہ ان کے سر پر کونسی مصیبت آنے والی ہے اس کے بعد فرمایا: ہاں اور زیادہ تعجب اس پر ہے کہ میں اور ہارون ان دو کی طرح ہیں اور آپ علیہ السلام نے اپنی دو انگلیاں ملا دیں۔

راوی کہتا ہے کہ خدا کی قسم میں آپ علیہ السلام کے کلام کا معنی نہ سمجھ سکا جب تک کہ آپ علیہ السلام کو ہم نے ہارون کے ساتھ دفن نہیں کیا۔[۳۶]

## گیارہواں معجزہ۔ سخاوتِ امام علی رضا علیہ السلام

شیخ مفید نے کتابِ ارشاد میں اپنی سند کے ساتھ غفاری سے روایت کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ ابو رافع کی آل اولاد میں سے ایک شخص نے مجھ سے کچھ لینا تھا۔ اس نے مجھ سے بڑی شدت کے ساتھ اس رقم کا مطالبہ کیا اور اس پر بہت اصرار کیا۔ جب میں نے یہ کیفیت دیکھی تو نماز صبح مسجد نبوی میں ادا کی اور امام رضا علیہ السلام کی طرف چلا گیا اور اس وقت امام علیہ السلام مدینہ میں عُریض[۳۷] نامی جگہ پر رہتے تھے۔ پس جس وقت آپ علیہ السلام کے گھر کے دروازے کے قریب پہنچا تو میں نے دیکھا کہ امام علیہ السلام کے گھر سے باہر نکل چکے ہیں اور گدھے پر سوار ہیں اور آپ علیہ السلام کے بدن شریف پر قمیض اور رداء ہے۔ جب میری نگاہ امام علیہ السلام پر پڑی تو مجھے شرم آئی کہ آپ علیہ السلام سے کچھ کہوں۔ جب امام علیہ السلام میرے قریب آئے تو کچھ دیر ٹھہر گئے اور مجھ پر نگاہ کی۔ میں نے آپ علیہ السلام کو سلام کیا اور اس وقت ماہِ

---

۳۶. عيون أخبار الرضا عليه السلام، ج۲، ص: ۲۲۵.

۳۷. عریض مدینہ سے ایک فرسخ کے فاصلہ پر ایک گاؤں ہے جو امام محمد باقر علیہ السلام کی ملکیت تھا اور جس کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے بیٹے علی عریضی کے لئے وصیت کی تھی۔

رمضان کا مہینہ تھا۔ پس میں نے امام علیہ السلام سے عرض کی کہ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ میں آپ علیہ السلام کے فلاں غلام کا مقروض ہوں اور خدا کی قسم اس نے مجھے رسوا کر دیا ہے۔ میں نے دل میں کہا کہ شاید امام علیہ السلام اس غلام سے فرمائیں گے کہ وہ مجھ سے مطالبہ کرنے سے باز آجائے۔ خدا کی قسم !میں نے امام علیہ السلام کو یہ نہیں بتایا تھا کہ میں کتنی رقم کا مقروض ہوں اور نہ ہی رقم کا نام لیا۔ امام علیہ السلام نے مجھے حکم دیا کہ میرے واپس آنے تک بیٹھے رہو۔ میں وہاں شام تک بیٹھا رہا۔ نمازِ مغرب وہیں پڑھی لیکن امام علیہ السلام تشریف نہ لائے۔ میں روزہ سے تھااور میرا دل (امام علیہ السلام کے نہ آنے کی وجہ سے) تنگ ہوا جارہا تھا۔ میں نے چاہا کہ واپس چلا جاؤں کہ اچانک میں نے دیکھا کہ امام علیہ السلام تشریف لا رہے ہیں اور آپ علیہ السلام کے گرد لوگوں کی ایک جماعت تھی اور سائل و فقراء راستے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ علیہ السلام نے انہیں صدقہ دیااور گزر کر گھر چلے گئے۔ پھر باہر آئے اور مجھے بلایا۔ میں کھڑا ہوااور امام علیہ السلام کے دولت کدہ میں داخل ہو گیا۔ آپ علیہ السلام بیٹھ گئے اور میں ان سے ابن مسیب امیر مدینہ کی باتیں کرنے لگا اور میں اکثر اوقات امام علیہ السلام کے ساتھ ابن مسیب کے بارے میں گفتگو کرتا رہتا تھا۔ جب میں باتوں سے فارغ ہوا تو امام علیہ السلام نے فرمایا: کہ میں گمان نہیں کرتا کہ تو نے افطار کیا ہو؟ میں نے عرض کی کہ نہیں۔ پس حکم دیا کہ میرے لیے کھانا لایا جائے اور آپ علیہ السلام نے ایک غلام کو حکم دیا کہ میرے ساتھ کھانا کھائے۔ پس میں نے اور اس غلام نے مل کر کھانا کھایا۔ جب ہم فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اس تکیہ کو اٹھاؤ اور جو کچھ اس کے نیچے ہے وہ لے لو۔ میں نے تکیہ اوپر کیا تو اس کے نیچے چند دینار تھے۔ میں نے وہ دینار اٹھا کر تھیلی میں رکھ لیے اور آپ علیہ السلام نے اپنے غلاموں میں سے چار افراد سے کہا کہ مجھے میرے گھر تک چھوڑ آئیں۔ میں نے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ ایک پہرہ دار رات کو ابن مسیب کی طرف سے گردش کرتا ہے میں پسند نہیں کرتا کہ وہ مجھے آپ علیہ السلام کے غلاموں کے ساتھ دیکھے۔ فرمایا:

ٹھیک کہتے ہو۔ خدا تجھے رشد وہدایت تک پہنچائے۔ آپ علیہ السلام نے ان غلاموں سے فرمایا کہ اس جگہ تک وہ میرا ساتھ دیں جب تک کہ میں نہ کہوں کہ وہ واپس چلے جائیں۔ پس وہ میرے ساتھ آئے یہاں تک کہ میں اپنے مکان کے قریب پہنچ گیا اور امن محسوس کیا تو میں نے انہیں واپس کر دیا اور میں نے چراغ منگوایا اور اس رقم کو دیکھنے لگا تو اڑتالیس (۴۸) دینار تھے اور اس غلام کے میری گردن پر اٹھائیس (۲۸) دینار تھے اور دیناروں کے درمیان ایک دینار تھا جسے میں نے دیکھا کہ وہ چمک رہا تھا۔ اس کا حسن مجھے بھلا معلوم ہوا اور اسے لے کر میں نے چراغ کے قریب کیا تو میں نے دیکھا کہ اس پر واضح خط میں لکھا تھا کہ اس شخص کا حق تیرے ذمہ اٹھائیس دینار ہے اور باقی تیرے لیے ہیں اور خدا کی قسم میں نے قرض کی رقم جو میرے ذمہ تھی امام علیہ السلام کے حضور معین نہیں کی تھا۔

# چوتھی فصل: امام علی رضا علیہ السلام سے نقل شدہ مختصر ارشادات اور حکمت آمیز اشعار کا بیان

## پہلا ارشاد: انسان کا دوست اور اس کا دشمن

آپ علیہ السلام نے فرمایا:

صَدِيقُ كُلِ امْرِئٍ عَقْلُهُ وَ عَدُوُّهُ جَهْلُهُ.[38]

ہر شخص کا دوست اس کی عقل اور اس کا دشمن اس کی نادانی و جہل ہے۔

## دوسرا ارشاد: تین چیزیں اللہ کو پسند نہیں

آپ علیہ السلام نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْقِيلَ وَ الْقَالَ وَ إِضَاعَةَ الْمَالِ وَ كَثْرَةَ السُّؤَالِ.[39]

خداوند عالم قیل و قال کرنے، مال ضائع کرنے اور کثرت سے سوال کرنے کو شدید ناپسند فرماتا ہے۔

مؤلف فرماتے ہیں کہ ظاہراً قیل و قال سے مراد جدل اور بے جا بحث و تکرار ہے کہ روایات میں جس کی مذمت کی گئی ہے بلکہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ أَوَّلَ مَا نَهَانِي عَنْهُ رَبِّي جَلَّ جَلَالُهُ عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَ شُرْبِ الْخَمْرِ وَ مُلَاحَاةِ الرِّجَالِ.[40]

---

۳۸. الكافی (ط - الإسلامية)، ج۱، ص۱۱.

۳۹. تحف العقول، ص۴۴۳.

۴۰. وسائل الشيعة، ج۲۵، ص۳۰۴.

پہلی وہ چیز جس سے اللہ نے مجھے روکا وہ بت پرستی، شراب پینا اور لوگوں سے ملاحات کرنا ہے اور ملاحات وہی جدل اور بے جا بحث و تکرار کو کہتے ہیں اور نیز آنحضرت ﷺ سے روایت ہے کہ

أَرْبَعٌ يُمِتْنَ الْقَلْبَ الذَّنْبُ عَلَى الذَّنْبِ وَ كَثْرَةُ مُنَاقَشَةِ النِّسَاءِ يَعْنِي مُحَادَثَتَهُنَّ وَ مُمَارَاةُ الْأَحْمَقِ تَقُولُ وَ يَقُولُ وَ لَا يَرْجِعُ إِلَى خَيْرٍ أَبَداً وَ مُجَالَسَةُ الْمَوْتَى فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ مَا الْمَوْتَى قَالَ كُلُّ غَنِيٍّ مُتْرَفٍ.[41]

چار چیزیں دل کو مار دیتی ہیں: ۱۔ گناہ پر گناہ کرنا ۲۔ عورتوں کے ساتھ زیادہ باتیں کرنا ۳۔ احمق کے ساتھ بحث کرنا اس طرح کہ کچھ تم کہو کچھ وہ کہے اور بالآخر اس طرح خیر و اچھائی کی طرف نہ پلٹے ۴۔ مُردوں کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا۔ پوچھا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ مُردے کون ہیں؟ فرمایا: ہر وہ مالدار جسے اس کی حالت پر چھوڑ دیا گیا ہو جو چاہے کرے یا ہر وہ مالدار جو ناز و نعمت میں پلا ہو۔

نیز شیخ صدوقؒ نے روایت کی ہے کہ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کیا آپ علیہ السلام یہ تمام خلقت ملاحظہ فرما رہے ہیں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا:

أَلْقِ مِنْهُمُ التَّارِكَ لِلسِّوَاكِ وَ الْمُتَرَبِّعَ فِي مَوْضِعِ الضِّيقِ وَ الدَّاخِلَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ وَ الْمُمَارِيَ فِيمَا لَا عِلْمَ لَهُ وَ الْمُتَمَرِّضَ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ وَ الْمُتَشَعِّثَ مِنْ غَيْرِ مُصِيبَةٍ وَ الْمُخَالِفَ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي الْحَقِ وَ قَدِ اتَّفَقُوا عَلَيْهِ وَ الْمُفْتَخِرَ يَفْتَخِرُ بِآبَائِهِ وَ هُوَ خِلْوٌ مِنْ صَالِحِ أَعْمَالِهِمْ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْخَلَنْجِ يُقْشَرُ لِحَاءً عَنْ لِحَاءٍ حَتَّى يُوصَلَ إِلَى جَوْهَرِيَّتِهِ.[42]

(جس میں یہ آٹھ صفات پائی جاتی ہوں) اسے انسانیت کے زمرہ سے نکال باہر کرو: ۱۔ مسواک ترک کرنے والا ۲۔ جو تنگ جگہ میں چار زانو ہو کر بیٹھے ۳۔ وہ شخص جو ایسی چیز میں داخل ہو جو اس کے لئے مہم

---

۴۱. الخصال، ج۱، ص۲۲۸.

۴۲ . الخصال، ج۲، ص۴۰۹.

نہ ہو ۴۔ جو شخص ایسی چیز میں جدل اور بحث کرے جس کا اسے علم نہ ہو ۵۔ جو شخص بیمار نہ ہو لیکن اپنے آپ کو بیمار ظاہر کرے ٦۔ جو شخص بغیر کسی مصیبت کے اپنے بالوں کو پریشان رکھے (مصیبت زدہ شخص کی طرح بالوں کو رکھے) ۷۔ جو شخص کسی حق بات میں اپنے دوستوں کی مخالفت کرے جب کہ وہ سب اس حق پر متفق ہوں ۸۔ جو شخص اپنے آباؤ اجداد پر فخر کرے حالانکہ وہ خود ان کے اچھے کارناموں سے خالی ہے۔ ایسا شخص خدنگ (ایک درخت) کی مانند ہے۔ خدنگ ایک مضبوط لکڑی ہے جس سے عمدہ تیر بنتے ہیں اس کی کھال اور چھلکے اتار کر پھینک دیتے ہیں تا کہ اصل عمدہ لکڑی کو حاصل کیا جاسکے۔ تو جس طرح خدنگ کے چھلکے اتار کر پھینک دیتے ہیں باوجود اس کے کہ وہ درخت کی اصل سے بہت قریب ہوتے ہیں اسی طرح جو شخص اپنے آباؤ اجداد کے کمالات سے خالی ہو اسے دور پھینک دیا جاتا ہے اور اس کی پروا نہیں کی جاتی اور بہت اچھا کہا ہے کسی نے:

اَلْعَاقِلُ یفْتَخِرُ بِالْهِمَمِ الْعَالِیَةِ لَا بِالْرِمَمِ الْبَالِیَةِ

عقلمند عالی ہمتوں پر فخر کرتا ہے نہ بوسیدہ ہڈیوں پر۔

## تیسرا ارشاد: اہل بیت علیہم السلام کے نزدیک وعدہ کی اہمیت

امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

إِنَّا أَهْلُ بَیْتٍ نَرَی وَعْدَنَا عَلَیْنَا دَیْناً کَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صلی الله علیه وآله وسلم.[٤٣]

ہم اہل بیت علیہم السلام وعدے کو ایک قرض سمجھتے ہیں (اس کی ادائیگی کو واجب سمجھتے ہیں) جیسا کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

---

۴۳ . تحف العقول، ص ۴۴۶.

## چوتھا ارشاد: عافیت اور سلامتی کے دس (۱۰) اجزاء

امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُونُ الْعَافِيَةُ فِيهِ عَشَرَةَ أَجْزَاءٍ تِسْعَةٌ مِنْهَا فِي اعْتِزَالِ النَّاسِ وَ وَاحِدٌ فِي الصَّمْتِ.[٤٤]

لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جس زمانہ میں عافیت دس اجزاء پر مشتمل ہو گی جن میں سے نو جز لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرنے میں اور ایک جز خاموش رہنے میں ہو گا۔

مؤلف فرماتے ہیں کہ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے کلمات کی فصل میں جو چیزیں اعتزال و کنارہ کشی سے مناسبت رکھتی ہیں ان کا ذکر کر دیا ہے وہاں رجوع کیا جائے۔[۴۵]

## پانچواں ارشاد: امام رضا علیہ السلام کی صبح

امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ آپ علیہ السلام نے کس حال میں صبح کی؟ امام علیہ السلام نے فرمایا:

أَصْبَحْتُ بِأَجَلٍ مَنْقُوصٍ وَ عَمَلٍ مَحْفُوظٍ وَ الْمَوْتُ فِي رِقَابِنَا وَ النَّارُ مِنْ وَرَائِنَا وَ لَا نَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِنَا.[٤٦]

میں نے اس حال میں صبح کی کہ میری عمر مسلسل گھٹ رہی ہے، موت ہمارے تعقب میں ہے، آتش جہنم ہمارے پیچھے ہے اور ہمیں نہیں معلوم کہ ہمارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔

---

۴۴ . تحف العقول، ص۴۴۶.

٤٥ . GIYF کے زیر نگرانی ترغیب مطالعہ انعامی سلسلہ کے تحت سیرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے عنوان پر جو کتاب لکھی گئی ہے اس کتاب کی چوتھی فصل میں چھٹے امام علیہ السلام کے اس قول سے متعلق تفصیل ذکر کی گئی ہے، وہاں بھی رجوع کیا جا سکتا ہے۔

۴۶ . تحف العقول، ص۴۴۶.

## چھٹا ارشاد: خاموشی عبادت کا مقدمہ

امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

كَانَ الرَّجُلُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذَا أَرَادَ الْعِبَادَةَ صَمَتَ قَبْلَ ذَلِكَ عَشْرَ سِنِينَ.

بنی اسرائیل میں کوئی شخص جب اللہ کی عبادت کا ارادہ کرتا تھا تو اس سے پہلے دس سال خاموشی اختیار کرتا تھا۔

مؤلف فرماتے ہیں کہ خاموشی کی تعریف میں بہت سی روایات موجود ہیں جنہیں اس مقام پر نقل کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

## ساتواں ارشاد: قناعت کا ثمر

احمد بن عمر بن ابی شعبہ حلبی اور حسین یزید معروف بہ نوفلی سے روایت ہوئی ہے کہ ہم امام علی بن موسیٰ رضا علیہما السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی:

إِنَّا كُنَّا فِي سَعَةٍ مِنَ الرِّزْقِ وَ غَضَارَةٍ مِنَ الْعَيْشِ فَتَغَيَّرَتِ الْحَالُ بَعْضَ التَّغَيُّرِ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَرُدَّ ذَلِكَ إِلَيْنَا.

ہم وسعت رزق اور عیش و عشرت کی زندگی بسر کر رہے تھے پھر ہمارے حالات بدل گئے اور ہم فقیر ہو گئے۔ آپ علیہ السلام ہمارے حق میں دعا کیجئے کہ خداوند عالم ہمارے پچھلے حالات کو ہماری طرف پلٹا دے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا:

أَيَّ شَيْءٍ تُرِيدُونَ؟ تَكُونُونَ مُلُوكاً أَ يَسُرُّكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِثْل طَاهِرٍ وَ هَرْثَمَةَ وَ إِنَّكُمْ عَلَى خِلَافِ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ؟!

کیا چاہتے ہو؟ کیا یہ چاہتے ہو کہ بادشاہ بن جاؤ یا تمہیں پسند ہے کہ طاہر اور ہر ثمہ کی طرح ہو جاؤ۔(یہ دونوں مامون کے لشکر کے سپہ سالاروں میں سے تھے) جبکہ تم اس عقیدہ اور ایمان کے بر خلاف ہو گے جس پر تم ابھی قائم ہو؟!

میں نے کہا نہیں خدا کی قسم مجھے یہ بات کبھی خوشحال نہیں کرے گی کہ میرے لیے دنیا اور جو کچھ دنیا میں سونا و چاندی ہے، وہ سب کچھ ہو لیکن میں اس عقیدہ کے خلاف ہو جاؤں جس پر ابھی قائم ہوں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: اللہ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے:

اعْمَلُوا آلَ داوُدَ شُكْراً وَ قَلِيلٌ مِنْ عِبادِيَ الشَّكُورُ

اے آلِ داؤد! اللہ کے شکر کی خاطر عمل انجام دو اور میرے بندوں میں سے بہت کم افراد میرے شکر گزار ہیں۔

پھر امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

أَحْسِنِ الظَّنَّ بِاللَّهِ فَإِنَّ مَنْ حَسُنَ ظَنُّهُ بِاللَّهِ كَانَ اللَّهُ عِنْدَ ظَنِّهِ وَ مَنْ رَضِيَ بِالْقَلِيلِ مِنَ الرِّزْقِ قُبِلَ مِنْهُ الْيَسِيرُ مِنَ الْعَمَلِ وَ مَنْ رَضِيَ بِالْيَسِيرِ مِنَ الْحَلَالِ خَفَّتْ مَئُونَتُهُ وَ نُعِّمَ أَهْلُهُ وَ بَصَّرَهُ اللَّهُ دَاءَ الدُّنْيَا وَ دَوَاءَهَا وَ أَخْرَجَهُ مِنْهَا سَالِماً إِلَى دَارِ السَّلَامِ.[۴۷]

خدا کے متعلق اچھا گمان رکھو کیونکہ جو اللہ کے متعلق حسن ظن رکھتا ہے اللہ اس کے گمان کے ساتھ ہوتا ہے اور جو شخص تھوڑے سے رزق پر راضی ہو جائے خدا اس کے تھوڑے عمل کو قبول کرے گا اور جو تھوڑے سے حلال پر راضی ہو گیا تو اس کے اخراجات کم ہو جائیں گے اور اس کے اہل و عیال خوشحال ہوں گے اور خداوند عالم اسے دنیا کی بیماری اور اس کی دوا کی بصیرت عطا فرمائے گا اور اسے سلامتی کے ساتھ دنیا سے دار السلام کی طرف لے جائے گا۔

---

۴۷ . تحف العقول، ص۴۴۹.

## آٹھواں ارشاد: مامون الرشید کو وعظ و نصیحت

مامون نے امام علی رضا علیہ السلام کو لکھا کہ مجھے نصیحت کیجئے تو امام علیہ السلام نے اس کے جواب میں لکھا:

إِنَّكَ فِي دُنْيَا لَهَا مُدَّةٌ          يُقْبَلُ فِيهَا عَمَلُ الْعَامِلِ

أَمَا تَرَى الْمَوْتَ مُحِيطاً بِهَا          يَسْلُبُ مِنْهَا أَمَلَ الْآمِلِ

تُعَجِّلُ الذَّنْبَ بِمَا تَشْتَهِي          وَ تَأْمُلُ التَّوْبَةَ مِنْ قَابِلٍ

وَالْمَوْتُ يَأْتِي أَهْلَهُ بَغْتَةً          مَا ذَاكَ فِعْلَ الْحَازِمِ الْعَاقِلِ[۴۸]

ترجمہ: تو ایک ایسی دنیامیں ہے کہ جس کے لیے ایک مدت معین ہے کہ جس میں عمل کرنے والے کا عمل قبول ہو جاتا ہے۔ کیا دیکھتے نہیں ہو کہ موت نے اس کا احاطہ کیا ہوا ہے اور ہر امید رکھنے والے کی آرزو کو موت نے اس دنیا سے چھین لیا ہے۔ تم ہر اس گناہ کو انجام دینے میں جلدی کرتے ہو جس کی طرف تمہاری جی چاہتا ہے اور توبہ اگلے سال کی امید پر ٹال دیتے ہو حالانکہ موت اچانک اپنے اہل پر وارد ہوتی ہے۔ پس اس طرح کا رویہ ہوشیار اور عقلمند آدمی کا نہیں ہوتا۔

اور شیخ صدوق نے ابراہیم بن عباس سے نقل کیا ہے کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام اکثر اوقات یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

إِذَا كُنْتَ فِي خَيْرٍ فَلَا تَغْتَرِرْ بِهِ          وَ لَكِنْ قُلِ اللَّهُمَّ سَلِّمْ وَ تَمِّم

یعنی جب تم خیر و عافیت میں ہو تو اس عیش و آرام کی زندگی سے دھوکہ مت کھاؤ بلکہ کہو کہ خدایا اس نعمت کو صحیح وسالم رکھ اور اسے مجھ پر تمام کر دے۔

---

۴۸ . الإختصاص، ص۹۸.

Green Island
Youth Forum
(A Project of GIT®)

# Admission Open

# BASIC TO ADVANCE
## COMPUTER COURSES

| | Course Title | Duration | Fees Per Month |
|---|---|---|---|
| 1 | COMPUTER BASIC | 1 Month | Rs. 1000/- |
| 2 | MICROSOFT OFFICE | 2 Months | Rs. 1500/- |
| 3 | GRAPHICS DESIGNING | 2 Months | Rs. 2500/- |
| 4 | BASIC VIDEO EDITING | 1 Month | Rs. 2500/- |
| 5 | ANIMATION WEB DESIGNING | 3 Months | Rs. 3000/- |
| 6 | WORDPRESS (BASIC TO ADVANCE) | 7 Months | Rs. 6000/- |

**Note:** Wordpress Course will be Start on Group of 5.

BECOME A
COMPUTER EXPERT

only for
BOYS

GIYF: Basement, Amtul Apartment, Near Noble Computer Centre, Parsi Colony, Soldier Bazar No. 1, Karachi
Contact # 021-32253606, Email: giyf@greenislandtrust.org

# HAIDERY PILGRIMS

*Managing your spiritual journey !*

# ARBAEEN 2019

## IRAQ - EXCLUSIVE BUDGET

MAULANA
**QAMAR ALI LILANI**

09 Oct to 22 Oct 2019 (14 Days)

Last Date: 10th Sep. 2019

**USD 1199**

QATAR AIRWAYS القطرية

KHI - DOH - NJF - DOH - KHI

Nauha Khawan
**ZEESHAN MORVI**

## SYRIA & IRAQ

08 Oct to 25 Oct 2019 (18 Days) **USD 1699**

# UPCOMING GROUPS 2019

| 28th Safar in Madina | Winter Vacation Umrah | Winter Vacations in Iran |
|---|---|---|
| (12 Days) | (12 Days) | (14 Days) |

**For more Details Contact:**

**0310 / 0332 HAIDERY (4243379)**

0321-2744484
0300-8929280
haiderypilgrims

Office Timing: 12:00 pm to 9:00 pm

haiderypilgrims@gmail.com www.haiderypilgrims.com

Shop No 1m, Al-Zahida Building
Opp. Nishter Park, Soldier Bazar No 2, Karachi.

# MEHBOOB FOOD CENTRE
## & CATERING (KITCHEN) SERVICES

MFC EAT QUALITY

Order Now : 021-32239834, 021-32250409, 0300-9217766, 0333-3897493

( For Whatsapp Broad Cast : "Name"@ 0335-9217766 )

دال چاول، بریانی، حلیم، پلاؤ، زردہ، کھیر

قیمہ سموسہ، سپرنگ رول، چکن وون ٹون،
چکن نگٹس، شامی کباب اور کٹلٹس وغیرہ

مجلس ومحافل کے لئے کیٹرنگ کا انتظام ہے۔

نذر ونیاز اور دیگر تقریبات کے لئے مال آرڈر
پر خصوصی رعایت کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے۔

تندور کی دودھ والی روٹی، شیرمال، تافتان وغیرہ ہمہ وقت دستیاب ہیں

G-1, Mannan Manzil, Opp. Shell Petrol
Pump, Soldier Bazar No. 2, Karachi.
Sales.mfc@gmail.com
feedback.mfc@gmail.com